نعت رسول مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

معراج کی رتیاں دھوم یہ تھی اک راج دلارا آوت ہے
لولاک کا سہرا سر سوہت وہ احمد پیارا آوت ہے
مازاغ کا کجلا نین بھرے والشمس کا بٹنا مکھ پہ ملے
ہے میم کا گھونگھٹ سہرے تلے وہ عرش کا تارا آوت ہے
یٰسین کی چمک ہے داتن میں طٰہٰ کا کرشمہ آنکھن میں
والفجر کا جلوہ گالن پہ وہ ربّ کا سنوارا آوت ہے
حوروں نے کہا جب بسم اللہ غلماں نے پکارا اِلا اللہ
خود ربّ نے کہا ماشاءاللہ محبوب ہمارا آوت ہے
جبریل امین یہ کہتے چلے اے عرشیو تم رے بھاگ جگے
تعظیم کو سب ہو جاؤ کھڑے سردار ہمارا آوت ہے

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

محترمہ طیبہ ضمیر: پوائنٹ آف آرڈر۔

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں۔ ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ طیبہ ضمیر: جناب سپیکر! میں نے بہت ضروری بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: وقفہ سوالات کے بعد۔پہلا سوال محترمہ آمنہ الفت صاحبہ کا ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 227 (معزز رکن نے محترمہ آمنہ الفت کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 227 دریافت کیا) میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مارکیٹ میں فحش اور بیہودہ ڈانس کی CDs کی فروخت کا مسئلہ

*227: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مارکیٹ میں فحش اور بیہودہ ڈانس کی CDs کھلے عام فروخت ہو رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان CDs کو فروخت کرنا قانونی جرم ہے؟

(ج) اگر درج بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس غیر قانونی کاروبار کو روکنے کے لئے کیا کارروائی کر رہی ہے، اس سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) مارکیٹ میں سرعام فحش CDs فروخت نہ ہو رہی ہیں جہاں بھی اس کی فروخت پائی جاتی ہے قانونی کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) فحش CDs کو فروخت کرنا قانونی جرم ہے۔

(ج) اس غیر قانونی کاروبار کو روکنے کے لئے لاہور پولیس نے رواں سال 2008 کے دوران فحش اور بیہودہ ڈانس کی CDs کے 10 مقدمات درج کئے اور 229 CDs بر آمد کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب 15۔اگست 2008 کو موصول ہوا ہے اب اسے دو سال گزر چکے ہیں۔ کیا وزیر قانون موجودہ صورتحال بتانا پسند کریں گے کہ ان دو سالوں میں اور کتنی فحش سی ڈیز کے مقدمات درج ہوئے ہیں اور کتنی سی ڈیز پکڑی گئی ہیں؟ کیونکہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ مارکیٹ میں سرعام سی ڈیز فروخت نہ ہو رہی ہیں۔ کیا آج بھی ان کا یہی جواب ہے؟ یا دو سالوں میں مزید کتنے مقدمات ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! 2008 کا figure جواب میں درج ہے اس کے مطابق under section 292 PPC اور 18 Motion Pictures Act دس مقدمات درج کئے گئے تھے اور 229 سی ڈیز بر آمد ہوئی تھیں۔ معزز ممبر نے سال 2009 کا پوچھا ہے اس دوران ان مقدمات کی تعداد 26 ہے اور 366 سی ڈیز بر آمد ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! ابھی فحش سی ڈیز کی بات ہوئی ہے یہ اسی طرح آج کل کیبل کے مختلف چینلز پر نظر آجاتی ہیں۔ لہذا میں نے لاء منسٹر صاحب سے گزارش کرنی تھی چونکہ یہ وفاقی subject ہے

اس لئے پنجاب کا یہ ایوان وفاق سے گزارش کر سکتا ہے کہ انہیں کنٹرول کریں اور کیبلز پر یہ سی ڈیز نہ چلیں۔اس کے لئے کوئی اقدام کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ اس سے متعلقہ سوال پوچھیں لیکن اگر آپ نے کوئی تجویز دینی ہے تو اس کا طریق کار اور ہے۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہے کہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں۔جی، مہر اشتیاق صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو قانون سازی وفاقی حکومت نے کرنی ہوتی ہے اس سے متعلق یہ معزز ایوان ایک قرار داد کی شکل میں اپنی recommendations دے سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہر صاحب!

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! سوال یہ تھا کہ فحش اور بے ہودہ ڈانس کی سی ڈیز کھلے عام فروخت ہو رہی ہیں۔میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ بے ہودہ کون declare کرے گا اور اس کا کیا طریق کار ہو گا کہ یہ سی ڈی بے ہودہ ہے اور یہ نہیں؟ میرے بھائی نے بات کی کہ کیبل پر تو وہ گھر گھر میں چل رہی ہیں اگر ہم وہاں چیک نہیں کر سکتے تو پھر یہ سی ڈیز کون چیک کر کے بتائے گا کہ یہ بے ہودہ ہے اور یہ نہیں؟ کیا ہم نے اس کا کوئی طریق کار بنایا ہے؟

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! بے ہودگی اور عریانی کا ایک تو عام معیار ہے اور دوسرا ہر معاشرے کا ایک اپنا mind set ہوتا ہے۔ہو سکتا ہے کہ ہمارے ہاں جس چیز کو ہم عریانی سمجھیں یورپ میں اسے عریانی نہ سمجھا جاتا ہو لہذا یہ ایک mind set ہے اور اس کا اندازہ کوئی بھی صاحب سی ڈی دیکھ کر ہی کر سکتا ہے۔اس کے علاوہ اس کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! کوئی ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہئے کہ یہ سی ڈیز جاری ہونے سے پہلے چیک ہوں تاکہ جو ہماری بربادی ہو رہی ہے اور ہمیں گھر گھر دکھایا جا رہا ہے اس پر کنٹرول ہو سکے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: اس کے لئے ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر: نوید انجم صاحب بھی ضمنی سوال پر آرہے ہیں۔

مہر اشتیاق احمد: آپ صرف پولیس والوں پر نہ ڈال دیں چونکہ اگر ان کو کہیں سے پیسے نہیں ملیں گے تو وہ کہہ دیں گے کہ ہم نے یہ بے ہودہ سی ڈیز پکڑی ہیں۔اس کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا۔ وہ سی ڈیز ضبط ہو جاتی ہیں یا پولیس والے خود لے جاتے ہیں اور دیکھتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ان کو کوئی طریق کار بتا دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: پلیز شاہ صاحب! نہیں۔میں لاء منسٹر صاحب سے ان کے سوال کا جواب لے رہا ہوں۔جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! بے ہودگی سے متعلق under section 292 PPC اور Motion Picture Act 18 میں جو درج ہے اس وقت تو وہی معیار ہے۔اگر اس معیار میں کوئی اضافہ یا کمی کرنی ہے تو پھر آپ بے شک اس کے متعلق معزز اراکین کی کوئی کمیٹی بنا دیں اور بازار سے جو سی ڈیز available ہیں انہیں چیک کروالیا جائے۔

جناب سپیکر: میں ذرا نوید انجم صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! میری بات کو مذاق میں نہ اڑائیں۔

جناب سپیکر: مذاق میں نہیں اڑا رہے۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ حکومت کو کوئی ادارہ بنانا چاہئے جو اس کو چیک کرے اور ہمیں کوئی ایسا طریقہ وضع کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ اس بارے میں کوئی تجویز دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ واقعی یہ ایک serious مسئلہ ہے اور لاء منسٹر صاحب بھی صحیح کہہ رہے ہیں کہ یہ پکڑا نہیں جا سکتا لیکن ہر بزنس کے دو طریقے ہیں ایک مارکیٹنگ ہے اور

دوسرا ایک manufacturing ہے۔ یہ بات مانتے ہیں کہ واقعی اس کی مارکیٹنگ نہیں پکڑی جا سکتی ہے لیکن جو آرٹسٹ manufacturing میں کام کر رہے ہیں، ان کے جو ڈائریکٹر یا میوزک ڈائریکٹر ہیں ان کے خلاف تو کارروائی ہو سکتی ہے لہذا manufacturing level پر کیوں نہیں پکڑا جاتا؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر!۔۔۔

MR. SPEAKER: Now time is over.

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جو میں نے بات کی ہے اس کا جواب لینے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جیسے شیخ علاؤالدین صاحب نے فرمایا ہے بالکل اس level پر manufacturing level کا action ہو سکتا ہے اور یہ جو مقدمات درج ہوئے ہیں ان میں باقاعدہ طور پر ان سی ڈیز رکھنے والے، بیچنے والے، بنانے والے اور ان سی ڈیز میں جن لوگوں نے بے ہودہ ڈانس یا کام کیا ہے ان سب کے خلاف یہ کارروائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: No, no اب اس پر سوال نہیں ہو گا۔

جناب محمد نوید انجم: میں سوال نہیں کرنا چاہتا بلکہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ کمیٹی بنا دی جائے لیکن کمیٹی بنائی نہیں گئی۔

جناب سپیکر: جی کمیٹی بنا دیں گے اور آپ کو اس کا چیئرمین بنا دیں گے۔ اور بتائیں کیا کہتے ہیں؟ اگلا سوال سیدہ بشریٰ نواز گردیزی صاحبہ کا ہے۔ محترمہ اپنا سوال نمبر بولئے۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! سوال نمبر 989۔

جناب سپیکر: کیا اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جی، ہاں اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تھانہ بھونگ کی حدود میں منشیات کی فروخت کا مسئلہ

*989:سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ بھونگ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان کی حدود میں منشیات اور دیگر نشہ آور اشیاٗ کی سرعام فروخت ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا تھانے کی حدود میں بے روزگار افراد کھلے عام جوا کھیلتے ہیں نیز انھیں متعلقہ پولیس افسران کا بھرپور تعاون حاصل ہے؟

(ج) حکومت مذکورہ مسائل کے حل کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) غلط اور بے بنیاد ہے مقامی پولیس و حلقہ آفیسر زیر سرکردگی ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سماج دشمن عناصر کے خلاف ان کی غیر قانونی حرکات پر کڑی نظر رکھتے ہوئے اور کسی منشیات فروش کو قطعاً یہ جرأت نہ ہوسکتی ہے کہ وہ کھلے بندوں ایسا غیر قانونی کاروبار کرسکے۔

(ب) غلط اور بے بنیاد ہے تھانہ ہذا دیہاتی علاقہ پر مشتمل ہے جہاں کے لوگ کھیتی باڑی اور کارخانوں میں مزدوری و دیگر جائز طریقہ سے اپنی روزی کماتے ہیں۔

(ج) ضلع ہذا کے متعلق نہ ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال؟

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! اس سوال کے تینوں اجزاء کے جوابات سے میں بالکل مطمئن نہیں ہوں۔ میری آپ کی وساطت سے وزیر قانون صاحب سے گزارش ہوں گی کہ وہ اس بات کا جواب دیں کہ حسب معمول غلط جواب کیوں دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ یہ فرمارہی ہیں کہ وہ محکمہ کی طرف سے دیئے گئے جواب سے مطمئن نہیں ہیں۔ غلط جواب کیوں دیا گیا ہے، آپ اس کا جواب دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ جواب کے اس حصے کی نشاندہی کر دیں جو کہ غلط دیا گیا ہے اگر میں اس کی وضاحت کر سکا تو ٹھیک ہے ورنہ میں محکمہ سے ان کو دوبارہ جواب لے کر دوں گا۔ وہ اس حصے کی نشاندہی کر دیں کہ جس کو وہ سمجھ رہی ہیں کہ یہ غلط ہے۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ جز (الف) کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ "یہ غلط اور بے بنیاد ہے۔ وہاں پر منشیات کا کوئی کاروبار نہیں چلتا، وہاں پر جوا نہیں کھیلا جاتا، وہاں پر لوگ بالکل بے روزگار نہیں ہیں اور وہاں پر لوگ کھیتی باڑی اور کارخانوں میں مزدوری و دیگر جائز طریقہ سے اپنی روزی کماتے ہیں"

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کیا آپ کی طبیعت اب ماشاءاللہ ٹھیک ہے؟

سید ناظم حسین شاہ: جی، ہاں اب میں ٹھیک ہوں۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ۔ جی، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کیا بات کرنا چاہتے تھے؟

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ آپ ہمارے اس ہاؤس کے custodian ہیں۔ آپ کے احترام کی وجہ سے ہی ہمارا بھی احترام ہوتا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ آپ نے بارہا مرتبہ کہا ہے کہ جس محکمہ کے سوالات ہوں اس کا سیکرٹری یہاں آفیسرز گیلری میں موجود ہونا چاہئے۔ کل بھی آپ نے اس حوالے سے ایک direction دی تھی۔ تو آج میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اس وقت آفیسرز گیلری میں ہوم سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ ہوم سیکرٹری صاحب ملک سے باہر تھے، بہرحال راناصاحب سے اصل صورت حال کے بارے میں پوچھ لیتے ہیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! Order of precedent کے تحت آپ اپنے اختیارات بھی دیکھ لیں اور ہمارا privilege بھی دیکھ لیں۔ آپ کی direction دینے کے باوجود اگر اس پر عمل نہ ہو تو پھر میرے خیال میں .You set an example کیونکہ

King is a person whose words are more effective than is whip If he uses the whip he is not a king. He is a

"سائیس" bloody one دیکھیں بادشاہ وُہی ہوتا ہے جس کے لفظوں میں وزن ہو۔آپ کی عزت کے ساتھ ہی ہماری عزت ہے۔اگر آپ کے حکم کی تعمیل نہ ہو تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے میرا استحقاق بھی مجروح ہوتا ہے اور اس پورے ہاؤس کا استحقاق بھی مجروح ہوتا ہے۔اس لئے آپ کی direction کے اوپر ہر صورت عمل ہونا چاہئے۔اس طریقے سے کیوں ہورہا ہے،اس کی وجہ کیا ہے؟
They must feel it that we are public representatives and they are public servants. They must behave like a servant. They are not spouse to give us direction. They have to obey the order of the House.

آپ دیکھیں کہ جھنڈا ایک گز کا ہوتا ہے and millions of people die, اس لئے کہ وہ ایک ملک کی عزت و احترام کا نشان ہوتا ہے۔آپ ہماری عزت و احترام کا نشان ہیں۔اگر آپ کی direction پر بھی عمل نہ ہو تو پھر ہماری کون عزت کرے گا؟ Sir, I want action to be taken. No leniency. جناب والا! leniency بڑی اچھی چیز ہے مگر اسی leniency کی وجہ سے ہمایوں بادشاہ کو بھی اس ملک سے جلا وطن ہونا پڑا۔جب leniency حد سے بڑھتی ہے تو اس کو بزدلی کہا جاتا ہے۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمان ہے کہ "اتنی کفایت شعاری بھی نہ کرو کہ لوگ اس کو کنجوسی کہیں اور اتنی شاہ خرچی بھی نہ کرو کہ لوگ اس کو فضول خرچی کہیں" ہمیشہ اعتدال میں رہنا چاہئے۔ چونکہ آپ کے حکم کی تعمیل نہیں ہوئی، So I want action to be taken.

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ پہلے وزیر قانون صاحب کا اس حوالے سے جواب سن لیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! وزیر اعظم پاکستان، سید یوسف رضا گیلانی صاحب نے کہا تھا کہ جو سیکرٹری ہاؤس میں موجود نہ ہوا وہ اپنے آپ کو معطل سمجھے۔مجھے آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ کیا یوسف رضا گیلانی صاحب کا وہ حکم پنجاب تک بھی extend کرتا ہے؟

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب نے ابھی حال ہی میں کابینہ میں reshuffling کی ہے۔ ہمارا اس میں کوئی مطلب نہیں مگر میں یہاں خصوصی طور پر یہ کہوں گا کہ دوست محمد کھوسہ کا باہر جو impression ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ وہ جنوبی پنجاب کو represent کرتے ہیں اور جنوبی پنجاب کو ہمیشہ بڑی مشکل سے کوئی اہم وزارت ملتی ہے۔ ٹھیک ہے کہ یہ وزیر اعلیٰ صاحب کا prerogative ہے، مگر کم از کم یہ تو کرتے کہ اگر reshuffle کرنا ضروری تھا تو پھر پوری کابینہ کو کرتے۔ اس کا public میں impression صحیح نہیں گیا۔ یہی لوگ lip service کرتے ہیں، یہ حکمران بنے بیٹھے ہیں۔ اس لئے یہ impression بھی صحیح نہیں پڑے گا کہ آپ کی بارہا direction کے باوجود secretaries یہاں نہ آئیں۔ اب یہاں گیلری میں ایڈیشنل سیکرٹری ہوم بیٹھے ہیں۔ کیا ہوم سیکرٹری صاحب کے پاؤں میں مہندی لگی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: حضرت! وزیر قانون صاحب کی بات تو سن لیں۔ جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! محترم شاہ صاحب ہمارے بڑے senior parliamentarian ہیں اور ہمیشہ وہ پوائنٹ آف آرڈر پر جائز اور مناسب چیزوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ یہ معزز ایوان اس بات کا شاہد ہے کہ جس روز بھی یہاں پر law and order پر بحث ہوئی ہے تو ہوم سیکرٹری اور آئی۔ جی، پولیس سارا وقت یہاں گیلری میں موجود رہے ہیں۔ اسی طرح سے جب budget debates ہوئی ہیں تو اس وقت بھی سیکرٹری خزانہ، چیئرمین P&D اور ان کا پورا عملہ یہاں پر موجود رہا ہے۔ ہوم سیکرٹری صاحب ex-Pakistan leave پر ہیں۔ کل ان سوالات کی تیاری کے لئے ایڈیشنل سیکرٹری یہاں پر تشریف لائے تھے اور ہم دونوں نے بیٹھ کر اس answer sheet کو دیکھا ہے اور آج اسی مقصد کے لئے وہی ایڈیشنل سیکرٹری صاحب اس وقت گیلری میں موجود ہیں۔ اگر ہوم سیکرٹری صاحب ex-Pakistan leave پر نہ ہوتے تو یقیناً کل ہوم سیکرٹری ان سوالات کی تیاری کے لئے بھی میرے پاس آتے اور آج یہاں گیلری میں بھی لازماً موجود ہوتے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب نے justification دے دی ہے۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب نے ابھی تک میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ ان سے گزارش ہے کہ وہ پہلے میرے سوال کا جواب دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ سیدہ بشریٰ نواز گردیزی صاحبہ کا جو سوال ہے وہ یہ ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ تھانہ بھونگ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان کی حدود میں منشیات اور دیگر نشہ آور اشیاء کی سرعام فروخت ہوتی ہے؟" اب اس کے جواب میں محکمہ نے یہ بیان دیا ہے کہ منشیات اور دیگر نشہ آور اشیاء کی سرعام فروخت ہونے والی بات اس طرح سے درست نہیں ہے کہ جب بھی کوئی complaint موصول ہوتی ہے تو محکمہ اس پر کارروائی کرتا ہے۔ یہاں جواب میں لکھا ہے کہ "مقامی پولیس و حلقہ آفیسر زیر سرکردگی ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سماج دشمن عناصر کے خلاف ان کی غیر قانونی حرکات پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں اور منشیات فروشوں کو قطعاً یہ جرات نہ ہو سکتی ہے کہ وہ کھلے بندوں ایسا غیر قانونی کاروبار کر سکیں" جہاں کہیں سے بھی کوئی complaint آتی ہے تو ان لوگوں کے خلاف مقدمات درج ہوئے ہیں اور منشیات برآمد بھی ہوئی ہیں۔ اب یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ وہاں پر بالکل کوئی crime نہیں ہو رہا۔ crime کے حوالے سے باقی پورے معاشرے کا یا باقی اضلاع کا جو حال ہے اسی نسبت سے crime تو وہاں پر بھی ہو رہا ہو گا لیکن یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ وہاں پر مقامی پولیس اپنی ذمہ داریوں کو نہیں نبھا رہی۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! ابھی وزیر قانون صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ جب تک کوئی complaint file نہ ہو تو کوئی خاص action نہیں لیا جاتا یا وہاں پر raid نہیں کیا جاتا۔ پولیس کی routine میں جو duties ہیں انہیں وہ انجام دیتے رہتے ہوں گے۔ اگر میں آپ کی وساطت سے یہ complaint file کروں کہ تھانہ بھونگ کی حدود میں جو بستیاں آتی ہیں مثلاً چوک مبتلا، بستی غریب آباد وغیرہ میں منشیات فروشی اور جواء وغیرہ ہو رہا ہے۔ بلوچستان اور سندھ سے جتنے criminals wanted ہیں انہوں نے بستی غریب آباد میں ڈیرے جمائے ہوئے ہیں۔ وہاں پر جواء بھی چلتا ہے، وہاں پر شراب نوشی بھی کی جاتی ہے اور دوسرے تمام بُرے فعل بھی وہاں پر کئے جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہاں پر بسیں لوٹنا یا گاڑیاں لوٹ لینا عام سی بات ہے۔ وہاں پر اتنا زیادہ crime ہوتا ہے کہ جو wanted لوگ وہاں پر چھپے ہوئے ہیں پولیس ان سے ڈرتی ہے اور اس علاقے میں جاتی ہی نہیں۔ اس

علاقے میں موضع نواز آباد بھی آتا ہے، موضع احمد آباد بھی اسی میں شامل ہے۔ اس علاقے کی حالت یہ ہے کہ وہاں کے جو زمیندار، عزت دار اور شریف لوگ ہیں وہ مجبور ہو گئے ہیں، وہ اپنی زمینیں بیچ کر دوسرے علاقوں میں shift ہو گئے ہیں۔ Because the crime rate is so high in this area. اور میں آپ کے توسط سے Law Minister صاحب سے درخواست کروں گی کہ یہ وہاں پر کوئی raid وغیرہ کروائیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اسی سوال کے جز (ج) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ ضلع ہذا کے متعلق نہ ہے۔ میں Law Minister صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ تھانہ بھونگ کی حدود میں جو areas آ رہے ہیں کیا انہوں نے یہ areas صوبہ سندھ یا صوبہ بلوچستان کو دے دیئے ہیں کہ وہ اب اس ضلع میں شامل نہیں ہے۔ میں مانتی ہوں کہ اس علاقے میں لوگ پنجابی زبان نہیں بولتے سندھی زبان بولی جاتی ہے لیکن یہ علاقہ پنجاب میں ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) کی بات کی ہے تو یہ جواب DPO Rahim Yar Khan کی طرف سے فائل ہوا ہے اور حکومت نے اس سلسلے میں جو اقدامات اٹھانے ہیں وہ Punjab Level کی پالیسی ہے۔ انہوں نے جس آبادی کا نام لیا ہے اور وہاں پر جو لوگ کام کر رہے ہیں میرا خیال ہے کہ ان کے پاس specific and focus information ہے تو محترمہ یہ information مجھے دے دیں میں انشاء اللہ تعالیٰ IG level پر اس بات کو ensure کراؤں گا کہ وہ وہاں پر جس طرح کی صورت حال فرما رہی ہیں اس کو resolve کروایا جائے گا۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میرا supplementary question یہ ہے کہ جواب کے جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ تھانہ ہذا دیہاتی علاقے پر مشتمل ہے اور یہاں کوئی منشیات فروشی نہیں ہوتی۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ اس ایک سال میں منشیات کے کتنے cases register ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / وزیر داخلہ (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! چونکہ cases کی تعداد اس question کا حصہ نہیں تھا لیکن میں یہ information لے کر محترم شاہ صاحب کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ رانا صاحب کو لکھ کر دے دیں وہ اس پر انشاء اللہ پوری طرح سے عمل کروائیں گے۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! وزیر موصوف اس House میں مجھے commitment دیں کہ وہ علاقے کو کب تک crime free کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، وہ اس بارے میں پوری طرح سے محنت کریں گے اور آپ کو بتائیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس بات پر پوری طرح سے committed ہوں یہ information دیں اس پر نہ صرف کارروائی ہوگی بلکہ میں اس کارروائی کا feed back بھی ان کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ (قطع کلامیاں)

یہ مجھے آج specific and focus information دے دیں میں انہیں کی موجودگی میں متعلقہ IG & concerned RPO سے confirm کر کے ان کو بتا دوں گا کہ وہ اس معاملے کو 3 دن میں یا within one week اس معاملے کو resolve کریں گے۔

جناب سپیکر: Next Question No. 990 بھی آپ کا ہے۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

لاہور کے علاوہ دیگر اضلاع میں ٹریفک وارڈنز کی تعیناتی و تفصیل

*990: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے علاوہ صوبے کے کن دیگر اضلاع میں Traffic Wardens کی تعیناتی عمل میں لائی جا چکی ہے، تفصیل میں ضلع کا نام، عملے کی تعداد اور Ladies Wardens کی تعداد بھی بتائی جائے؟

(ب) لاہور میں جون2007 سے آج تک مجموعی طور پر حکومت کو ٹریفک کی خلاف ورزی کے چالانوں کی مد میں کتنی آمدن حاصل ہو چکی ہے؟

(ج) لاہور میں ٹریفک کے بہاؤ کو Monitor کرنے کے لئے نصب کئے گئے خفیہ کیمروں کے ذریعے اب تک کتنے افراد ٹریفک کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یا کوئی دوسرے جرائم کا ارتکاب کرتے ہوئے پکڑے گئے نیز کتنے افراد کے خلاف کارروائی کی گئی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) گزارش ہے کہ لاہور کے علاوہ پنجاب کے 4 دیگر اضلاع راولپنڈی، فیصل آباد، ملتان اور گوجرانوالہ میں Traffic Wardens کی تعیناتی عمل میں آچکی ہے۔ ضلع وار متعین شدہ عملہ کی تفصیل ذیل ہے:۔

راولپنڈی میں Lady Wardens 40 اور مرد 1280، کل 1320۔ فیصل آباد میں Lady Wardens50، مرد990، کل 1040۔ ملتان میں Lady Wardens 35، مرد615، کل 650۔ گوجرانوالہ میں Lady Wardens 20، مرد400، کل 420 ہیں۔ اس طرح 4 اضلاع میں Lady Wardens کی کل تعداد145 اور Male Wardens کی کل تعداد3285 ہے اس طرح سے کل Wardens 3430 تعینات ہیں۔

(ب) اب تک کی چالانوں کی آمدن297993600 ہوئی ہے۔

(ج) لاہور میں ٹریفک کے بہاؤ کو Monitor کرنے کے لئے کوئی کیمرہ نصب نہ ہے۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے جز (الف) بارے میں میرا supplementary question یہ ہے کہ بہاول پور میں Traffic Wardens کب تک تعینات کئے جائیں گے اور سوائے ملتان کے South Punjab کے اضلاع میں یہ اب تک کیوں نہیں ہو سکا؟

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے question یہ کیا تھا کہ لاہور کے علاوہ صوبے کے کن کن اضلاع میں Traffic Wardens کی تعیناتی عمل میں لائی جا

چکی ہے۔ تفصیل میں ضلع کا نام، عملے کی تعداد اور خواتین Wardens کی تعداد بھی بتائی جائے۔ انہوں نے question میں رحیم یار خان کے متعلق specifically نہیں پوچھا کہ رحیم یار خان میں Traffic Wardens کی تعیناتی کب تک کی جائے گی۔ میں Information Department سے اس کا جواب لے کر انہیں دے سکتا ہوں، باقی جن اضلاع میں اب تک Traffic Wardens تعینات ہیں اس کا جواب دیا جا چکا ہے۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! اگر محترم وزیر قانون کی تیاری نہیں ہے تو میں انہیں معاف کر دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کیسے معاف کر دیتی ہیں اور آپ کے پاس کسی کو معاف کرنے کا کیا حق ہے؟ نہیں، ایسی بات نہ کریں۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! جز (ج) کے جواب کے حوالے سے میرا supplementary question ہے کہ میں نے لاہور میں کئی مقامات پر بورڈ نصب دیکھے ہیں جن کے اوپر لکھا ہوا ہے کہ You are being watched and the drivers are spouse to follow the traffic rules. تو میں ان سے یہ وضاحت چاہتی ہوں کہ متعلقہ محکمے میں خفیہ کیمرے لگانے کے لئے funds مختص کئے جاتے ہیں تو یہ کیمرے اب تک کیوں نہیں لگائے گئے اور ہر سال مختص کی جانے والی رقم کہاں جاتی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر خفیہ کیمرے نہیں لگے ہوئے تو پھر یہ boards کیوں لگائے گئے ہیں آپ اس طرح سے عوام سے دھوکا کر رہے ہیں بہر حال یہ جواب غلط ہے لہذا وزیر قانون اس کی وضاحت فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! لاہور شہر میں CCTV کیمرے بعض جگہوں پر نصب ہیں لیکن وہ کیمرے ان buildings & areas میں دہشت گردی کی activities note کرنے یا انہیں counter کرنے کے لئے نصب کئے گئے ہیں۔ محترمہ نے یہ پوچھا تھا کہ ٹریفک کے بہاؤ کو monitor کرنے کے لئے لاہور شہر میں کوئی کیمرے نصب ہیں یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ٹریفک کے بہاؤ کو فی الحال CCTV کیمروں کے ذریعے monitor نہیں کیا جا رہا۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! تو کیا دہشت گرد سڑکیں استعمال نہیں کرتے اور وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ fly کر کے جاتے ہیں اور یہ بتائیں کہ ان کیمروں کی مدد سے اب تک کتنے criminals کو پکڑا ہے یا ان کیمروں کی مدد سے یہ کتنا crime روک سکے ہیں؟

جناب سپیکر: اس کا جواب ایسے نہیں آئے گا۔ This is no question.

جی، سید حسن مرتضیٰ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ میرے ساتھ لڑائی نہ کریں۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ نے سید ناظم حسین شاہ صاحب کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دیا تھا۔

جناب سپیکر: آپ وقت ضائع کر رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ جواب غلط ہے۔ میں آپ کے چیمبر میں آجاؤں گا لیکن یہ جواب غلط ہے۔

جناب سپیکر: اگر جواب غلط ہوگا تو اس پر action لیا جائے گا۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرا نکتہ اعتراض یہ ہے کہ سید حسن مرتضیٰ صاحب کو آپ نے بات کرنے کی اجازت نہیں دی لیکن ان کی بات ریکارڈ پر آگئی ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ جواب ہی غلط ہے تو اب کم از کم ان سے یہ نشاندہی کروالیں کہ جواب کہاں سے غلط ہے تاکہ میں ڈیپارٹمنٹ کو اسے حوالے سے پوچھ سکوں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں دونوں کے درمیان understanding ہوگئی ہے۔ جی، شاہ صاحب!

سید حسین مرتضیٰ: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب کی چوتھی لائن میں لکھا ہے کہ لیڈی وارڈنز35 مرد615 کل650، گوجرانوالہ میں لیڈی وارڈنز20 مرد400 کل420 ہیں۔ یہ خود تسلیم کر رہے ہیں کہ یہ سارے420 ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ انھوں نے تعداد بتائی ہے۔اب اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔

جناب شیر علی خان: On his behalf سوال نمبر2255 ہے۔(معزز رکن نے چودھری عامر سلطان چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر2255 دریافت کیا)

سرگودھا-وزیر اعلیٰ کی پالیسی کے مطابق ایس ایچ او کی تعیناتی کا مسئلہ

*2255: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ کی پالیسی کے مطابق علاقہ کے رہائشی کو اس علاقہ کے تھانہ میں بطور ایس ایچ او تعینات نہیں کیا جا سکتا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ عطا شہید سرگودھا میں شبریز گجر بطور ایس ایچ او تعینات ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ایس ایچ او حلقہ 67 این اے کا رہائشی ہے اور تھانہ عطا شہید بھی اسی حلقہ میں واقع ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ایس ایچ او کی تعیناتی کے دوران علاقہ میں Crime rate میں اضافہ ہوا ہے نیز مذکورہ تھانہ کے علاقہ کا سابقہ دو سال کا Crime rate بتایا جائے اور اس کا تقابلی جائزہ ایوان کی میز پر رکھا جائے؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت وزیر اعلیٰ کی پالیسی کے خلاف تعینات مذکورہ ایس ایچ او کو جس کی کارکردگی انتہائی ناقص ہے کو فوری طور پر تبدیل کرنے اور اسکی جگہ ایک انتہائی دیانتدار، محنتی اور مستعد ایس ایچ او کو تعینات کرنے کیلئے تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) بمطابق احکامات افسران بالا کوئی ایس ایچ او اپنے رہائشی سرکل میں ایس ایچ او تعینات نہیں کیا جائے گا۔

(ب) انسپکٹر شبریز حسین ایس ایچ او تھانہ عطاشہید تعینات نہ ہے۔

(ج) انسپکٹر شبریز حسین حلقہ 67 این اے کا رہائشی ہے اور تھانہ عطاشہید حلقہ 67 این اے میں ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ مذکورہ ایس ایچ او کی تعیناتی کے دوران علاقہ میں سبCrime rate میں اضافہ ہوا ہے اور مذکورہ تھانہ کے علاقہ کا سابقہ دو سال کاCrime rate کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) انسپکٹر واجد حسین جو کہ دیانتدار، محنتی اور مستعد ہے ایس ایچ او تھانہ عطا شہید تعینات ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! اس کے جواب میں لکھا ہے کہ "بمطابق احکامات افسران بالا کوئی ایس ایچ او اپنے رہائشی سرکل میں ایس ایچ او تعینات نہیں کیا جائے گا" اور اس کے جز (د) میں لکھا ہے کہ "یہ درست ہے کہ مذکورہ ایس ایچ او کی تعیناتی کے دوران علاقہ میں سبCrime rate میں اضافہ ہوا ہے اور مذکورہ تھانہ کے علاقہ کا سابقہ دو سال کےCrime rate کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے" اگر یہ تعینات نہیں ہو سکتا تھا تو شبریز گجر ایس ایچ او کو تھانہ عطا شہید سرگودھا میں کیوں تعینات کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انھوں نے یہ کہا ہے کہ جب ایس ایچ او اپنے سرکل میں تعینات نہیں ہو سکتا تو یہ صاحب پھر اپنے سرکل میں کیوں تعینات تھے؟ دراصل NA-67 کے حلقے میں 3 سرکل ہیں اور یہ انسپکٹر شبریز حسین تھانہ کڑاناں کا رہائشی ہے جبکہ وہ تھانہ عطا شہید میں بطور ایس ایچ او تعینات رہا ہے۔ یہ دونوں تھانے صدر سرکل کا حصہ ہیں جبکہ مذکورہ ایس ایچ او کی عرصہ تعیناتی 15-6-2008 تا 20-11-2008 ہے اس لئے جب یہ معاملہ علم میں آیا کہ اس آدمی کی رہائش اسی سرکل میں ہے تو اس کو اسی وقت تھانے سے ہٹا دیا گیا اور اس وقت شبیریز حسین انسپکٹر تھانہ عطاشہید میں تعینات نہیں ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن افسران نے اس کو وہاں پر تعینات کیا تھا، کیا ان کے خلاف کوئی action لیا گیا ہے کیونکہ یہ clear instructions ہیں کہ اپنے حلقے میں کوئی افسر بھی تعینات نہیں ہو سکتا تو یہ کیسے تعینات ہوا۔

جناب سپیکر: یہ پرانی پالیسی کے مطابق ہو گیا ہو گا۔ انھوں نے اب اسے تبدیل کر دیا ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! انھوں نے تو تبدیل کر دیا لیکن جنھوں نے اسے تعینات کیا تھا ان کے خلاف بھی تو کوئی action ہونا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب اسے چھوڑ دیں۔ جی، منڈا صاحب!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وقتاً فوقتاً حکومت۔۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ آپ کی ruling کے خلاف ورزی ہے۔ یہ سوال اپوزیشن کی طرف سے ہے یہ ضمنی سوال نہیں پوچھ سکتے۔

جناب سپیکر: اپوزیشن کے سوال ختم ہو گئے ہیں۔ اس لئے انھیں ضمنی سوال کا وقت دیا ہے۔ جی، منڈا صاحب!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ کیا حکومت اس پر کوئی قدم اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے کہ ایس ایچ او کو مقامی ضلع میں تعینات نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ پالیسی ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! نیا Police Act 2010 تیار ہو رہا ہے اس کے لئے جو کمیٹی بنی ہے اس میں معزز ممبران بھی شامل ہیں تو اس میں یہ تجویز بھی under discussion ہے لیکن اس کے for and against arguments ہیں۔ اس میں ابھی کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: اب اگلا سوال جناب محمد محسن خان لغاری صاحب کا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2468 ہے۔

ضلع لاہور، فیصل آباد، ڈیرہ غازی خان میں ڈکیتی کی وارداتوں کی تفصیلات

*2468: جناب محمد محسن خان لغاری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور، فیصل آباد اور ڈیرہ غازی خان میں یکم جون2008 سے 30۔نومبر2008 تک ڈکیتی کی کتنی وارداتیں ہوئیں۔ضلع وار تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(ب) کتنے ملزم گرفتار ہوئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی؟

(ج) کتنے اشتہاری مذکورہ عرصہ میں گرفتار ہوئے۔ان کے نام بتائے جائیں نیز ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) روز بروز بڑھتی ہوئی ڈکیتیوں کو روکنے اور اشتہاریوں کے خلاف موثر کارروائی کے ضمن میں حکومت نے کون سے خصوصی انتظامات کئے ہیں۔تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان):

(الف) یکم جون2008 سے لے کر30۔نومبر2008 تک ڈکیتی کے جتنے مقدمات درج ہوئے۔

لاہور	134
فیصل آباد	99
ڈیرہ غازی خان	12

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران جتنے ملزمان کے خلاف کارروائی ہوئی:۔

لاہور	199
فیصل آباد	99
ڈیرہ غازی خان	12

(ج) مذکورہ عرصہ میں جتنے اشتہاری گرفتار ہوئے:۔

لاہور	752
فیصل آباد	29
ڈیرہ غازی خان	12

(د) ڈکیتی کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کو روکنے کے لئے فول پروف پروگرام مرتب کیا گیا۔جس کے ضمن موثر پٹرولنگ اور شہروں میں محافظ اسکواڈ اور ایلیٹ ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں تا کہ ڈکیتی

کی وارداتوں کا مؤثر طریقے سے روک تھام ہو سکے۔اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے SDPOs کی زیر نگرانی تھانہ کی سطح پر ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے سوال پوچھا تھا کہ کتنے اشتہاری مذکورہ عرصہ میں گرفتار ہوئے۔ان کے نام بتائے جائیں نیز ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟ اس کے جواب کے اندر لکھا ہے کہ لاہور میں 752، فیصل آباد میں 29 اور ڈیرہ غازی خان میں 12 گرفتار ہوئے۔ ان اشتہاریوں کے نہ نام بتائے گئے ہیں اور نہ ان کے خلاف کی گئی کارروائی بتائی گئی ہے۔

جناب سپیکر: تفصیل ایوان کی میز پر رکھی ہوئی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جز (ج) کی مجھے تو کوئی تفصیل نہیں ملی اور جز (د) میں حکومت کی طرف سے کی گئی کارروائی کی تفصیل ایوان میں رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! بڑھتی ہوئی ڈکیتی کی وارداتوں کے سلسلے میں press بھی report کر رہی ہے اور ہر جگہ یہ چیز report ہو رہی ہے کہ crime rate 48 فیصد بڑھ گیا ہے، اس کے اوپر جو پالیسی آئی ہے اس سے کوئی فرق تو نہیں پڑا۔

جناب والا! میرا دوسرا ضمنی سوال ڈیرہ غازی خان کے بارے میں یہ ہے کہ اسی ہاؤس میں وزیر قانون صاحب نے ایک commitment کی تھی کہ اس border area کے لئے ایک special force بنائی جائے گی، اس بات کو تقریباً ڈیڑھ سال ہو چکا ہے، دو سال پہلے محرم کے مہینے میں ایک واقعہ ہوا تھا تو یہ بات ہوئی تھی۔ میں نے یہ point out کیا تھا کہ ہمارے وہاں پر already border کو protect کرنے کی force یعنی Border Military Police اور Baloch Levy موجود ہیں جن کے اندر آدھی سے زیادہ اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ میں وزیر قانون صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے اس کے لئے فنڈز مختص کرائے اور ان لوگوں کو نئی گاڑیاں مل گئیں۔ میں وزیر قانون صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے اس کے لئے فنڈز مختص کرائے اور ان لوگوں کو نئی گاڑیاں مل گئی ہیں، تھانے بن رہے ہیں لیکن force نہ ایک گاڑی کا نام ہے اور نہ تھانے کی عمارت کا نام ہے force کے لئے بندوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

چوہدری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال کریں تقریر نہ کریں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اگر منڈا صاحب interfere کرنا بند کریں تو میں بات کروں۔

جناب سپیکر: منڈا صاحب! میں آپ کو warn کرتا ہوں۔ No interruption. You should not interrupt any body. Please sit down. آپ تشریف رکھیں۔ آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ کا اس پر کیا حق ہے؟

Ur-19

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اسی لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال سے میرا جز (د) relevant ہے اور اسی حوالے سے میری لاء منسٹر صاحب سے گزارش ہو گی کہ بارڈر ملٹری پولیس اور بلوچ نیوی کی بھرتیاں جن کا اشتہار اب آچکا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! کیا کرتے ہیں، آپ ضمنی سوال پر آئیں؟ وہ تو آپ کی بات کا جواب دے لیں گے لیکن کیا آپ نے اس پر ضمنی سوال کرنا ہے یا نہیں کرنا؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔ lets keep it very simple کہ انہوں نے جواب میں نام نہیں دیئے جس کی وجہ سے یہ نامکمل جواب ہے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک لغاری صاحب نے بارڈر پولیس کی بات کی ہے تو اس کے لئے فنڈز اس بجٹ میں allocate کئے جا چکے ہیں اور اس کے اوپر process ہو رہا ہے۔ اگر اس کی تفصیل لغاری صاحب کو درکار ہو گی تو میں ہوم ڈیپارٹمنٹ سے لے دوں گا۔ باقی جہاں تک جز (ج) میں ناموں کا تعلق ہے تو ان کا اعتراض بالکل درست ہے کہ جز (ج) میں نام نہیں دیئے گئے۔ میں انہیں محکمے سے یہ نام لے کر دے دوں گا۔ اگر وہ ضروری سمجھتے ہیں تو بے شک اس کو pending کروالیں۔

جناب سپیکر: جی، لغاری صاحب نے تو کہہ دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی information چاہئے تو میں انہیں یہ information پہنچادوں گا۔

جناب سپیکر: آپ اس کو pending نہ کروائیں اور مہربانی کر کے نام لغاری صاحب کو بھجوا دیں۔ اگلا سوال بھی چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: .On his behalf سوال نمبر2574۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھ ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پولیس ویلفیئر فنڈز سے چلائے جانے والے منصوبہ جات و دیگر تفصیلات

*2574: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پولیس ویلفیئر (Welfare) فنڈز سے اس وقت صوبہ میں کون سے منصوبہ جات چلائے جا رہے ہیں ان کی ضلع وار تفصیل مہیا کی جائے اور کون کون سے زیر تکمیل ہیں ان کے نام، تخمینہ لاگت اور ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اس فنڈ سے دوران ملازمت معذور اور شہید ہونے والے ملازمین کو 2004 سے 2008 تک کتنی امداد دی گئی ہے، امداد حاصل کرنے والوں کے نام، عہدہ، گریڈ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سال 2004 سے 2008 تک سال وائز کل کتنی رقم رکھی گئی تھی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) پنجاب پولیس ویلفیئر فنڈز سے بنائے جانے والے منصوبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ پولیس ویلفیئر فنڈز سے 1953 سے پولیس ویلفیئر پٹرول پمپ لاہور میں چلایا جارہا ہے جس کی آمدنی فلاحی منصوبہ جات پر خرچ کی جاتی ہے۔

2۔ مندرجہ ذیل اضلاع میں پنجاب پولیس ویلفیئر فنڈ سے پولیس ملازمین اور پبلک کے بچوں کی بہتر تعلیم کے حصول کے لئے بیکن ہاؤس سکول سسٹم کے اشتراک سے

دی ایجوکیٹرز پولیس پبلک سکولوں کے منصوبہ ہے، چلائے جا رہے ہیں جن کی تفصیل اور تخمینہ لاگت حسب ذیل ہے:۔

I.	ڈیرہ غازی خان	8050000
II.	ملتان	6470000
III.	بہاول پور	419500
IV.	سرگودھا	6850000
V.	فیصل آباد/جھنگ	4010000
VI.	راولپنڈی	2510000

پولیس ویلفیئر فنڈز سے ملازمین کے بچوں کے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے سکالرشپ میں نمایاں اضافہ کیا گیا ہے تا کہ یہ بچے ملک کے مفید شہری بنیں اور ملک و قوم کی خدمت کر سکیں۔

3۔ گزارہ الاؤنس: پولیس ویلفیئر فنڈز سے تقریباً 4 ہزار بیوگان اور معذور پولیس ملازمین کی ماہانہ امداد کے سلسلہ میں حال ہی میں بڑھتی ہوئی مہنگائی سے نمٹنے کے لئے اپنے محدود وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے نمایاں ماہانہ اضافہ -/2000 سے بڑھا کر -/3000 کر دیا گیا ہے۔

4۔ جہیز فنڈ: پولیس اپنے ملازمین کی بیٹیوں کی شادی پر اس فنڈ سے مالی امداد فراہم کرتی ہے۔ جن کی سالانہ تعداد تقریباً -/3000 سے زائد ہے اور ان پر 7 کروڑ سے اخراجات کئے جاتے ہیں ریٹ درج ذیل ہیں۔

I.	حاضر سروس وریٹائرڈ ملازمین	25000/-
II.	بیوگان	35000/-

5۔ کفن دفن / فوری امداد: حاضر سروس ملازمین میں سے اگر کوئی ملازم وفات / شہادت پا جاتا ہے تو ان کے ورثا کو فوری طور پر پنجاب پولیس ویلفیئر فنڈز سے مبلغ -/25000 روپے دیئے جاتے ہیں۔

6۔ **ایک اضافی تنخواہ بطور انعام بوقت ریٹائرمنٹ:** محکمہ ہذا اپنے ملازمین کی حوصلہ افزائی کے لئے بوقت ریٹائرمنٹ ایک مکمل تنخواہ (بنیادی تنخواہ مع الاؤنسز) بطور انعام دیتا ہے۔

7۔ **مالی امداد برائے علاج معالجہ:** پولیس ویلفیئر فنڈ اپنے محدود وسائل میں رہتے ہوئے اپنے ملازمین کو علاج و معالجہ کی سہولیات بہم پہنچانے میں سرگرم عمل ہے۔ اس ضمن میں وہ ملازمین واہلکاران جو مختلف مہلک امراض مثلاً کینسر امراض دل، ہیپاٹائٹس و دیگر عوارض میں مبتلا ہونے کی بنا پر مہنگی ادویات کے اخراجات کو اپنی قلیل تنخواہ میں علاج کی سکت نہ رکھتے ہیں ان کو مستند ڈاکٹرز کی ہدایات کی روشنی میں قواعد وضوابط کے مطابق مناسب مالی امداد کی جاتی ہے۔

(ب) دوران ملازمت معذور اور شہید ہونے والے پولیس ملازمین کے لواحقین کو پنجاب پولیس ویلفیئر فنڈز سے فوری امداد / کفن دفن کی مد میں مبلغ-/25000 اور اس کے علاوہ کمپنسیشن رولز1989 سے بیشتر شہدا کو مبلغ-/3000 روپے ہر ماہ گزارہ الاؤنس کی مد میں ویلفیئر فنڈ سے دیئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں حکومت پنجاب کے احسن اقدامات سے ایک انتہائی مثبت اور اچھا قدم یہ ہے کہ دوران ڈیوٹی شہید ہونے والے ملازمین کے لواحقین کی امداد کو مبلغ5 لاکھ سے بڑھا کر20لاکھ کی گرانٹ مع مکمل تنخواہ جات 60 سال کی عمر تک اور بعد ازاں بیوہ کو مکمل پنشن (زندہ ملازمین کے مطابق) اور جبکہ معذور ہونے والوں کو کمپنسیشن 2لاکھ سے بڑھا کر 5لاکھ دیئے جانے کا ہے۔ علاوہ ازیں ان شہدا کے بچوں کو ابتدائی تعلیم سے ہائر ایجوکیشن کے تمام اخراجات حکومت پنجاب نے اٹھانے کا ذمہ لیا ہے۔ دوران ملازمت شہید ہونے و معذور ہونے والوں کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) جیسا کہ مندرجہ بالا (الف) میں ذکر کیا گیا ہے کہ یہ خالصتاً پولیس ملازمین کی کٹوتی ہے یہ آرگنائزیشن سے چلائی جارہی ہے جو کہ انتہائی محدود وسائل میں رہتے ہوئے ان تمام اخراجات کو پنجاب پولیس ویلفیئر فنڈز کے قواعد وضوابط کے مطابق اپنے ملازمین کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو معزز منسٹر صاحب سے ایک بات کی وضاحت چاہوں گی کہ کیا پولیس میں ٹریفک وارڈنز پر بات ہو سکتی ہے؟ دوسرا میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جز (الف) میں گزارہ الاؤنس کی بات ہوئی ہے جس کے جواب میں یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے مہنگائی کو مد نظر رکھتے ہوئے گزارہ الاؤنس 2 ہزار سے بڑھا کر 3 ہزار کر دیا ہے۔ میں معزز منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ ان کی تنخواہوں کا کتنے فیصد بنتا ہے اور کیا یہ سہولت ٹریفک وارڈنز کے لئے بھی ہے؟ اس کے بعد میں اپنا اگلا ضمنی سوال کروں گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ گزارہ الاؤنس پولیس ویلفیئر فنڈ سے تقریباً چار ہزار بیوگان اور معذور پولیس ملازمین کو ماہانہ امداد کے سلسلے میں دیا جاتا ہے اور حالیہ مہنگائی سے نپٹنے کے لئے اپنے محدود وسائل کے پیش نظر اس میں جو اضافہ کیا گیا ہے وہ 2 سے 3 ہزار کیا گیا ہے۔ اسی طرح سے جہیز فنڈ کی رقم 3 ہزار سے زائد ہے جس پر تقریباً 7 کروڑ روپے کے قریب اخراجات ہو رہے ہیں۔ یہ specific معذور پولیس ملازمین اور چار ہزار کے قریب بیوگان کے لئے ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا آپ وارڈنز کے متعلق بھی پوچھنا چاہ رہی ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں یہ بھی پوچھنا چاہتی تھی کہ کیا ٹریفک وارڈنز بھی اس سے facilitate ہو رہے ہیں؟ میں ٹائم کو بچانے کے لئے دوسرا ضمنی سوال بھی ساتھ ہی کر دیتی ہوں کہ اسی جز کے چوتھے point میں جہیز فنڈ کی مد میں کہا گیا ہے کہ پولیس ملازمین کی بیٹیوں کی شادی پر اس فنڈ سے مالی امداد فراہم کی جاتی ہے جن کی سالانہ تعداد تقریباً تین ہزار سے زائد ہے اور ان پر سات کروڑ روپے اخراجات آئے ہیں اور ان کے اخراجات درج ذیل ہیں۔ بتایا جائے کہ جہیز فنڈ کی مد میں کتنی رقم ہے جو ایک بندے کی صورت میں مہیا کی جاتی ہے، اس کے علاوہ ٹریفک وارڈنز کے حوالے سے بھی بتا دیں؟ دوسری ایک اور بات میں point out کرنا چاہتی ہوں کہ کچھ دن پہلے جب یہاں پر cut motions پر بات ہو رہی تھی تو اسی پولیس فنڈ کے بارے میں بات ہوئی تھی کہ کچھ resourceful officers اس فنڈ کو misuse کر لیتے ہیں اور اپنی مرضی اور منشاء کے مطابق بغیر محکمے سے پوچھے اور

بغیر کسی آڈٹ کے use کر لیتے ہیں۔اس چیز کو control کرنے کے لئے کیا محکمے کے پاس ایسا کوئی انتظام موجود ہے؟شکریہ۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! انہوں نے دو تین باتیں آپ سے پوچھی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک تو اس بات کا تعلق ہے کہ ویلفیئر فنڈ میں کتنی رقم مختص ہے تو اس رقم کی ہر سال allocation بھی ہوتی ہے اور جیسے پٹرول پمپ وغیرہ سے income کے ذرائع ہیں ان سے بھی یہ income اس چیز میں شامل ہوتی رہتی ہے، اس لئے اس کی کوئی fix amount نہیں ہے۔ جہاں تک انہوں نے جہیز فنڈ کی بات کی ہے تو اس عرصہ کے دوران اس پر جو خرچہ ہوا ہے اس کی تفصیل اس میں درج ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ کیا ٹریفک وارڈنز بھی ان میں شامل ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ فنڈ تو بیوگان اور معذور پولیس والوں کے لئے ہے یعنی ایسے ملازمین جو اپنی duty سرانجام دیتے ہوئے زخمی ہو کر معذور ہو جائیں ان کے لئے ہے یا پھر بیوگان کے لئے ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ! سوال نمبر پکاریں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر2654 اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سال2008، لاہور شہر میں خصوصی مہم کے دوران اشتہاریوں کی گرفتاری کی تفصیلات

*2654: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور شہر میں سال2008 کے دوران خصوصی مہم کے دوران گرفتار شدہ اشتہاریوں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) گرفتار اشتہاریوں کو کہاں کہاں اور لاہور شہر کے کن کن علاقوں سے گرفتار کیا گیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے گرفتار اشتہاریوں پر انعام رکھا گیا تھا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان):

(الف) ضلع لاہور میں 4299 مجرمان اشتہاری عرصہ متذکرہ گرفتار ہو نا پائے گئے ہیں۔

(ب) تمام مجرمان اشتہاری کو ضلع لاہور کے مختلف علاقوں سے گرفتار کیا گیا ہے جن کی مفصل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 10 مجرمان اشتہاری جن کے انعامات مقرر تھے کو بھی گرفتار کیا گیا ہے، جن کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو اشتہاریوں کا ریکارڈ مرتب کیا جاتا ہے کیا اس کو دوسرے شہروں کے ساتھ exchange کیا جاتا ہے کیونکہ عموماً ہوتا یہ ہے کہ اگر ایک شخص کسی شہر میں جرم کرتا ہے تو وہاں کی پولیس سے بچنے کے لئے وہ دوسرے شہر میں آجاتا ہے۔ اس لئے میرا سوال یہ ہے کہ کیا اشتہاریوں کا جو ریکارڈ مرتب ہوتا ہے اسے دوسرے شہروں کے ساتھ exchange کیا جاتا ہے یا کوئی ایسا طریق کار ہے کہ مجرم یا اشتہاری جس شہر سے دوسرے شہر آتا ہے تو متعلقہ شہر میں ان کی information دی جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! بالکل اس کے لئے بڑا مربوط سسٹم ہے اور اس میں نہ صرف ان اشتہاریوں کے مکمل کوائف بلکہ ان کے thumb impression اور photographs بھی سنٹرل پولیس آفس کے level پر manage کئے جاتے ہیں اور وہاں سے تمام اضلاع کو یہ تفصیلات بھجوائی جاتی ہیں کہ کون کون سے لوگ کس کس اضلاع سے اور کن کن مقدمات میں اشتہاری ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ دس مجرم اشتہاری جن کے اوپر انعام تھا۔ بتایا جائے کہ ان کے اوپر کتنا انعام رکھا گیا تھا اور مخبر جس نے یہ اطلاع دی تھی اُس کو انعام دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، کس کو انعام کا کہہ رہی ہیں؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! ظاہر ہے کہ کسی نے اس کی نشاندہی اور مخبری کی تھی تو کیا اس کو یہ انعام دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ان لوگوں کے نام توصیغہ راز میں رکھے جاتے ہیں لیکن جو لوگ نشاندہی کرتے ہیں تو وہ head money ان لوگوں کو دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، اگلا سوال نمبر 2701 جناب شفیق احمد گجر صاحب کا ہے۔

چودھری ندیم خادم: .On his behalf سوال نمبر 2701۔

جناب سپیکر: کیا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

چودھری ندیم خادم: جی، پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

پی پی۔68 کے تھانوں میں کاریں / موٹر سائیکلیں چوری کے مقدمات کی تفصیلات

*2701: جناب شفیق احمد گجر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

پی پی۔68 فیصل آباد میں جنوری 2007 سے اب تک کاریں اور موٹر سائیکلیں چوری ہونے کی کتنی وارداتوں کا اندراج ہوا اور ان میں سے اب تک کتنی کاریں، موٹر سائیکلیں بر آمد ہوئیں اور ان میں سے کتنی مالکان کو دے دی گئی ہیں؟

وزیر قانون و پیر لیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

حلقہ پی پی۔68 فیصل آباد کے تھانوں میں جنوری 2007 سے لے کر اب تک 85 کاریں اور 113 موٹر سائیکلیں چوری ہوئیں تمام وقوعہ جات کو درج رجسٹر کیا گیا ہے ان میں سے 12 کاریں اور 21 موٹر سائیکلیں بر آمد ہوئیں۔ تمام بر آمد کاریں / موٹر سائیکلیں اصل مالکان کے حوالے کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

چودھری ندیم خادم: جناب سپیکر! اس میں میرا آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ PP-68 فیصل آباد کے تھانوں میں جنوری 2007 سے لے کر اب تک 85 کاریں اور 113 موٹر سائیکل چوری ہوئے ہیں۔ ان میں سے جو برآمد ہوئے ہیں وہ 12 کاریں اور 21 موٹر سائیکل ہیں۔ میری آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ 85 کاریں اور 113 موٹر سائیکل چوری ہوئی ہیں لیکن آپ اس کی percentage دیکھیں کہ 85 کاروں میں سے صرف اور صرف 12 برآمد ہوئی ہیں اور 113 موٹر سائیکلوں میں سے صرف 21 برآمد ہوئے ہیں۔ میں وضاحت چاہوں گا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ پولیس کی ناقص کارکردگی ہے لہذا پولیس آفیسروں کے خلاف محکمہ کیا کارروائی کرتا ہے جو اپنی performance صحیح طور پر ادا نہیں کر رہے اور کیا یہ ان آفیسروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو آفیسرز ان اپنی کارکردگی کو بہتر نہیں بناتے یا جن کی کارکردگی بہتر نہیں ہوتی اُن کے خلاف محکمانہ قوانین کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔ اس میں، میں سمجھتا ہوں کہ معزز ایوان میں بیٹھے ہر معزز ممبر کے یہ بات notice میں ہے کہ کاروں اور موٹر سائیکلوں کی چوری کا جو دھندہ ہے تو جب کوئی چیز چوری ہوتی ہے تو اسی وقت ناکہ بندی ہو جائے تو اس کا پکڑا جانا آسان ہو جاتا ہے۔ پہلے بہت رواج تھا کہ وہ کاریں اور موٹر سائیکلیں قبائلی علاقے میں چلی جاتی تھیں اور وہاں سے دوسرے تیسرے دن فون آجاتا تھا کہ اتنے پیسے دے دیں اور اپنی گاڑی لے جائیں۔ اس کے علاوہ ان کاروں اور موٹر سائیکلوں کو کھول کر کباڑ خانوں میں فروخت کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ کافی troubled اور مشکل area ہے لیکن بہر حال اس میں پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے مزید توجہ دی جائے گی۔

جناب سپیکر: وہ آپ سے پوچھ رہے ہیں کہ جن کی کارکردگی تسلی بخش نہیں ہے ان کا آپ کیا کرتے ہیں؟

چودھری ندیم خادم: جناب سپیکر! یہی بتا دیں کہ اُن پولیس آفیسروں کو پھر کسی تھانے میں تعینات کیا جاتا ہے یا ان کی سزا کے طور پر کہیں اور ڈیوٹی لگاتے ہیں یا اس سے بھی بہتر تھانے میں لگا دیتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جن لوگوں کی کوئی کوتاہی کسی مقدمے میں برآمدگی نہ ہونے کی وجہ سے پائی جائے تو ان کے خلاف محکمانہ قوانین کے تحت کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر2702 بھی جناب شفیق احمد گجر صاحب کا ہے۔

خواجہ محمد اسلام: .On his behalf سوال نمبر2702۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

خواجہ محمد اسلام: جی، پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

فیصل آباد-جرائم کو کنٹرول کرنے کے لئے فنڈز کی فراہمی کی تفصیلات

*2702: جناب شفیق احمد گجر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 08-2007 ضلع فیصل آباد میں جرائم کو کنٹرول کرنے کے لئے صوبائی حکومت نے متعلقہ انتظامیہ کو کتنے فنڈز فراہم کئے؟

(ب) مذکورہ فنڈز میں سے کتنے تنخواہوں/ٹی اے/ڈی اے کی مد میں خرچ ہوئے اور کتنے جرائم کو کنٹرول کرنے کیلئے استعمال ہوئے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) سال08-2007 ضلع فیصل آباد میں جرائم کو کنٹرول کرنے کے لئے صوبائی حکومت نے تنخواہ ماتحتان اعلیٰ و ادنیٰ کے لئے -/1218633190 روپے اور ٹی اے/ڈی اے کے لئے -/96292731 روپے کے فنڈز جاری کئے۔

(ب) مذکورہ فنڈز میں سے تنخواہ ماتحتان اعلیٰ و ادنیٰ کے لئے 1218632170 روپے اور ٹی اے/ڈی اے کے لئے-/96292731 روپے خرچ ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

خواجہ محمد اسلام: میرا ضمنی سوال یہ ہے 08-2007 میں انتظامیہ کو دیئے جانے والے فنڈز کی تفصیل کا پتا نہیں چل رہا تو میری request ہے کہ ان کی تفصیلات کا پتا چلنا چاہئے کہ وہ کہاں پر لگے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثنا اللہ خان): جناب سپیکر! سوال یہی تھا کہ صوبائی حکومت نے متعلقہ انتظامیہ کو کتنے فنڈز فراہم کئے تو اس کے مطابق 08-2007 میں تنخواہ کی مد میں ایک ارب 21 کروڑ 86 لاکھ 33 ہزار 190 روپے اور ٹی اے ڈی اے کی مد میں 9 کروڑ 62 لاکھ 92 ہزار 731 روپے کے فنڈز جاری کئے گئے۔ اس حوالے سے اگر تفصیل پوچھی گئی ہوتی تو وہ بھی بتا دی جاتی۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو بہت بڑی تفصیل ہو گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثنا اللہ خان): بہرحال اگر ممبر چاہیں تو یہ تفصیل پیش کر دی جائے گی۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میں دونوں سوالوں کو ملا کر بات کرنے لگا ہوں کہ یہاں پر ایک ارب تیس کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں اور کارکردگی یہ ہے کہ وہاں سے 12 کاریں برآمد کی گئی ہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ اتنے زیادہ فنڈز دینے کے باوجود کارکردگی اتنی نامناسب ہے تو اس کے لئے کیا سدباب کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: بقول آپ کے کیا محکمہ کو ختم کر دیں؟ جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثنا اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تنخواہیں کاریں برآمد کرنے کے لئے نہیں دی گئیں بلکہ امن و امان اور پولیس کی دوسری چیزیں بھی اس میں شامل ہیں تاہم اس بات پر پنجاب حکومت اور محترم وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی کئی دفعہ اس ڈیپارٹمنٹ کو warn کیا ہے کہ آپ پر اس قوم کے ٹیکس کا پیسا خرچ کیا جاتا ہے اور آپ کی تنخواہوں میں بھی اضافہ کیا گیا ہے تو آپ اپنی کارکردگی کو بہتر بنائیں اور عوام کی امیدوں پر پورا اتریں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 2758 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

لاہور۔تھانہ وچو کی غالب مارکیٹ میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2758: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ غالب مارکیٹ اور چو کی غالب مارکیٹ لاہور میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین کے خلاف یکم جنوری 2008 تک کس کس نوعیت کی شکایات موصول ہوئی ہیں؟

(ج) ان ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائی کی گئی؟

(د) ان میں سے کتنے ملازمین کو کس کس بناء پر کیا کیا سزا دی گئی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

حسب رپورٹ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس آپریشنز لاہور

(الف) مفصل رپورٹ ایس پی ماڈل ٹاؤن ڈویژن اور انسپکٹر اسٹیبلشمنٹ کی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تھانہ وچو کی غالب مارکیٹ کے ملازمین کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) کوئی محکمانہ کارروائی عمل میں نہ لائی گئی ہے۔

(د) کوئی محکمانہ کارروائی عمل میں نہ لائی گئی ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے اور میں جواب سے پوری طرح مطمئن ہوں اور میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ تھانہ قبضہ کر کے بنایا گیا ہے یا اس کی اپنی ملکیتی جگہ ہے یعنی چو کی غالب مارکیٹ کی اپنی جگہ ہے یا اس نے قبضہ کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثنا اللہ خان): جناب سپیکر! سوال میں جگہ سے متعلق تو کہیں بات نہیں کی اگر یہ جگہ سے متعلق بات کرتے تو میں اس کا بھی جواب لے کر ان کی خدمت میں پیش کر دیتا۔ اس میں اور چیزیں پوچھی ہیں اور جگہ کے بارے میں نہیں پوچھا لہذا یہ fresh question جمع کروا دیں تو اس کا جواب بھی دے دیا جائے گا کہ جگہ پر قبضہ کیا ہے یا ان کی ملکیتی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی نوید انجم صاحب کا ہی ہے۔

جناب محمد نوید انجم: میرے سوال کا نمبر2759 ہے۔

تھانہ غالب مارکیٹ لاہور میں مقدمات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2759: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری2008 سے آج تک تھانہ اور چوکی غالب مارکیٹ میں کتنے مقدمات کس کس نوعیت کے درج ہوئے؟

(ب) کتنے مقدمات کے چالان مکمل ہو کر عدالت میں زیر سماعت ہیں؟

(ج) کتنے مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں؟

(د) کتنے ملزمان مفرور ہیں، مفرور ملزمان کے نام و پتاجات بتائیں؟

(ہ) مفرور ملزمان کو کب تک گرفتار کیا جائے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):

(الف) سال2008 تھانہ و چوکی غالب مارکیٹ میں کل1283 مقدمات درج ہوئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 872 مقدمات کے چالان مکمل کر کے عدالت مجاز میں بھجوائے جو زیر سماعت ہیں۔

(ج) 872 مقدمات کے چالان مکمل کر کے مختلف عدالتوں میں بھجوائے گئے جو زیر سماعت ہیں۔

(د) مفرور مجرمان رجسٹر4 کے نام و پتاجات کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ایس ایچ او اور تمام بیٹ افسران کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ تمام وسائل اور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے جلد از جلد مجرمان اشتہاریوں کو گرفتار کر کے چالان عدالت کیا جائے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں جواب سے پوری طرح مطمئن ہوں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: اگلا سوال 2782 جناب محمد اعجاز شفیع صاحب کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا disposed of ہوا۔ اس سے اگلا سوال جناب وسیم قادر صاحب کا ہے۔

جناب وسیم قادر: شکریہ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 2782 اور جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

لاہور۔انگوری سکیم میں تعمیر دفتر چائلڈ پروٹیکشن بیورو سے متعلقہ تفصیلات

*2782: جناب وسیم قادر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شالیمار انگوری سکیم لاہور میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا دفتر تعمیر کیا گیا ہے؟

(ب) اس کی تعمیر کے لئے کل کتنی رقم خرچ کی گئی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا دفتر کی عمارت کو ابھی تک مکمل نہیں کیا گیا، مکمل نہ کرنے کی وجوہات اور اسے کب مکمل کر دیا جائے گا، آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ انگوری باغ سکیم شالیمار لنک روڈ پر دفتر چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو قائم کیا گیا ہے جس پر لاگت 191.371 ملین آنا تھی۔

(ب) تاحال اس سلسلہ میں درج ذیل اخراجات کئے گئے ہیں:-

سال	خرچ
2005-06	42.069 ملین روپے
2006-07	60.00 ملین روپے
2007-08	54.999 ملین روپے
2008-09	12.945 ملین روپے
میزان	170.013 ملین روپے

مالی سال 10-2009 یہ سکیم سہواً unfunded ہو گئی تھی جبکہ مالی سال 11-2010 میں اس سکیم کو مکمل کرنے کے لئے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بقایا فنڈ مہیا کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

(ج) جواب جز(ب) ملاحظہ فرمائیں۔

جناب وسیم قادر: جواب میں لکھا گیا ہے کہ 11-2010 میں انگوری باغ سکیم مکمل کرنے کے لئے P&D ڈیپارٹمنٹ کو بقایا فنڈز مہیا کرنے کی درخواست کی گئی ہے تو کیا اس بجٹ میں اس کے لئے فنڈز allocate کر دیئے گئے ہیں؟ دوسرا یہاں پر بچوں کی تعداد کیا ہے اور ان کی رہائش کے لئے کمرے کتنے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! سوال چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے دفتر کی تعمیر، اس کے اخراجات اور بلڈنگ مکمل ہونے سے متعلق پوچھا گیا ہے اور 2005-06,2006-07, 2007-08 اور 09-2008 کے اخراجات کی تفصیل کا ٹوٹل 170.013 ملین روپے بھی دے دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مالی سال 10-2009 میں یہ سکیم un funded ہو گئی تھی جبکہ مالی سال 11-2010 کے لئے P&D ڈیپارٹمنٹ کو بقایا فنڈز مہیا کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے بچوں کی تعداد بھی پوچھی ہے۔

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! اس میں رہائشی کمرے کتنے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! سوال میں بچوں کی تعداد یا رہائشی کمروں کے متعلق نہیں پوچھا گیا تو یہ fresh information ہے جو کہ میں انہیں لے کر دے دوں گا۔

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! اس عمارت میں کمرے بھی ہوں گے تو یہ کمرے بتا دیں بچوں کی تعداد میں بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! information مجھے موصول ہو گئی ہے اور اگر یہ کہیں تو میں ان کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ کمروں کی تعداد پوچھ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثنااللہ خان): جناب سپیکر! اس میں مختلف نمبر دیئے ہوئے ہیں اگر یہ کہیں تو میں اس کی فوٹوکاپی انہیں فراہم کردوں گا۔

جناب وسیم قادر: شکریہ جی۔

جناب سپیکر: محترمہ ماجدہ زیدی صاحبہ کا سوال ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! on her behalf سوال کا نمبر 2824 (معزز رکن نے محترمہ ساجدہ ماجدہ زیدی کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 2824 دریافت کیا)

محترمہ سیمل کامران: جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

حضرت داتا گنج بخش کے مزار، مسجد کی حدود میں گاڑیوں کی چوری کی تفصیلات

*2824: محترمہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حضرت داتا گنج بخش کے مزار، مسجد اور کربلا گامے شاہ کی حدود سے آئے روز گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں چوری ہوتی رہتی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن لوگوں کی گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں چوری ہو جاتی ہیں، ان کو تھانے میں بھی تنگ کیا جاتا ہے اور ان کی رپورٹ درج نہیں کی جاتی؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو متعلقہ تھانہ میں گاڑیاں اور موٹر سائیکلوں کی چوری کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان):

(الف) سال رواں میں کوئی بھی کار کربلا گامے شاہ سے چوری نہ ہونا پائی گئی ہے جبکہ اسی عرصہ میں 2 موٹر سائیکلیں چوری ہونا پائی گئی ہیں جن کی تلاش جاری ہے۔دربار حضرت داتا گنج بخش کے

احاطہ سے سال2008 میں 6 مقدمات کار چوری و دیگر چوری وہیکل کے درج ہوئے اور ایک مقدمہ سال2009 میں درج رجسٹر ہوا جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ غلط ہے کہ جو سائل تھانہ میں آتا ہے اس کی ضابطہ کے کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) کار اور موٹر سائیکل چوری کے متعلق داتا دربار اور کربلا گامے شاہ میں سفید پارچہ جات میں ملازمان کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے اب پارکنگ اسٹینڈ والوں کو اندریں بارہ ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ بغیر ٹوکن کے کار اور موٹر سائیکل کھڑی نہ ہونے دیں۔گشت اور ناکہ بندی کی بھی ہدایت کی گئی ہے تاکہ وہیکل چوری کو کنٹرول کیا جاسکے۔

محترمہ سیمل کامران: ز(الف) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ رواں سال کربلا گامے شاہ سے کوئی بھی کار چوری نہ ہوئی ہے تو بات سال2009 کی ہو رہی ہے یا آج کی کیونکہ جواب2009 میں آیا تھا اور سوال 2008 میں پوچھا گیا اور اس کی تفصیل میں 2008 کا بھی ذکر ہے۔

جناب سپیکر! کربلا گامے شاہ کا راستہ تنگ ہے اور وہاں پر گاڑی نہیں جاسکتی اور وہاں پر صرف موٹر سائیکل ہی جاتی ہے اور موٹر سائکلیں ہی چوری ہوئی ہیں تو پہلے یہ مہربانی کر کے سال کی وضاحت فرما دیں کیونکہ تفصیل میں جو پیپر لگائے ہوئے ہیں اس میں 09-2008 کے بھی واقعات ہیں تو اسے واضح کر دیں تو میں پھر اپنا ضمنی سوال پوچھوں گی۔ یہ سال رواں کی وضاحت کر دیں کہ اس سے کیا مراد ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثنا اللہ خان): جناب سپیکر! چونکہ سوال میں کوئی سال یا عرصہ کا تعین نہیں کیا گیا تھا بلکہ یہ جنرل question تھا کہ موٹر سائیکلیں چوری ہوتی رہتی ہیں تو اس کے مطابق 28-مئی2009 کو موصول ہونے والے جواب کے مطابق ہی یہ بتایا گیا ہے کہ اسی عرصہ میں دو موٹر سائیکلیں چوری ہونا پائی گئی ہیں جن کی تلاش جاری ہے۔ دربار حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کے احاطہ سے سال 2008 میں6 مقدمات کار چوری و دیگر چوری وہیکلز کے درج ہوئے اور ایک مقدمہ سال2009 میں درج ہوا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: سال رواں کا مطلب کوئی بھی ایک سال لیا جاسکتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سال رواں سے مراد ہے کہ جس سال میں انہوں نے جواب دیا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! جواب 2009 میں دیا ہے اور میں یہی بات واضح کروانا چاہتی ہوں کہ مجھے ملنے والی تفصیل میں کار چوری کے سات مقدمات کا ذکر کیا گیا ہے جس میں 6 مقدمات 09-2008 کے صرف ایک مقدمہ کا ذکر ہے تو میرے خیال میں یہ جواب درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثنا اللہ خان): جناب سپیکر! یہ مئی 2009 کا جواب ہے یعنی یکم جنوری سے مئی 2009 تک ہی ایک کار کی چوری کا مقدمہ درج رجسٹر ہوا ہو گا اور اگر یہ پورے سال کی تفصیل چاہتی ہیں تو انہیں فراہم کر دی جائے گی اور یہ کوئی معاملہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ضیا اللہ شاہ کا ہے۔

چوہدری ندیم خادم: on his behalf سوال کا نمبر 2889 ہے۔ (معزز رکن نے جناب ضیاء اللہ شاہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 2889 دریافت کیا)

چوہدری ندیم خادم: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

راولپنڈی، خیابان سرسید سکیم میں تھانہ کے پلاٹ پر قبضہ کی تفصیلات

*2889: جناب ضیاء اللہ شاہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی میں خیابان سرسید سکیم میں تھانہ پیر ودھائی کے لئے ایک پلاٹ مختص کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پلاٹ پر قبضہ ہو چکا ہے کیا حکومت پلاٹ کو واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) درست ہے۔خیابان سرسید (راولپنڈیADS-I) میں منظور شدہ نقشہ کے مطابق ایک عدد پلاٹ برقبہ تین کنال پولیس سٹیشن کے لئے سیکٹرIII میں مختص کیا گیا تھا۔ محکمہ نے بذریعہ چٹھی نمبرSO(P)6-3/79-III مورخہ 28-10-1989 پولیس اسٹیشن کو سیکٹرIII سے سیکٹرIV-A (خیابان سرسید راولپنڈی) میں شفٹ کر دیا تھا اور پلاٹ پولیس ڈیپارٹمنٹ کو الاٹ کرنے کا حکم صادر کیا گیا۔

(ب) سیکٹرIII میں مختص شدہ تین کنال کا پلاٹ موقع پر خالی پڑا ہوا ہے اور پلاٹ ہذا پر کوئی تجاوز/قبضہ نہ ہے۔

چودھری ندیم خادم: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کسی بھی جگہ تھانہ یا چوکی غیر سرکاری جگہ پر اس زمین کے مالک کی مرضی کے بغیر قائم ہو تو اگر اس کی نشان دہی ہو جاتی ہے تو آپ کے توسط سے میں یہ کہوں گا کہ وہ کتنے عرصے میں خالی کروا کے اس کے اصل مالک کے حوالے ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اس معاملے کا جس طرح انہوں نے حوالہ دیا ہے اور خاص طور پر اس question میں معاملہ اٹھایا گیا ہے۔ اب یہ پلاٹ پر قبضہ یا اس قسم کا جو معاملہ ہوتا ہے یہ پھر چلا جاتا سول litigation میں۔ یہ پھر عدالت کے فیصلے پر ہی منحصر ہوتا ہے کہ وہ کتنی دیر میں ہو اور اس کے بعد اس قبضے کو واگزار کروایا جائے۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! قبضہ واگزار کروانے کے لئے ایک dispersion act بنا تھا تو کیا اب وہ موجود ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! بالکل وہ ایکٹ موجود ہے لیکن ہوتا یہ ہے کہ بعض نہیں بلکہ اکثر فریقین یا پارٹیز کسی نہ کسی بات کا سہارا لے کر سول کورٹ سے جا کر stay لے لیتی ہیں۔ اس stay کی موجودگی میں پھر اس ایکٹ کا آپریشن suspend ہو جاتا ہے۔

راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب!

راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں یہ پوچھنا تھا کہ یہ پلاٹ 1989-10-28 سے پولیس سٹیشن کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ کیا گورنمنٹ اس میں پولیس سٹیشن بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون وپارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ سوال نمبر 2889 ہے۔ اس کا جواب میں پڑھ دیتا ہوں کہ دوران نشاندہی مذکورہ پلاٹ احمد دین ولد غلام محمد سکنہ مکان نمبر so and so اصغر مال سکیم راولپنڈی کی ملکیت پایا گیا جو احمد دین نے سول عدالت میں دعوی دائر کر دیا جس پر عدالت نے احمد دین کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ بعد میں محکمہ ہاؤسنگ نے خیابان سرسید کی مین ڈسپنسری کے لئے مختلف جگہ تھانہ پیرودہائی کے لئے الاٹ کی لیکن محکمہ ہیلتھ نے این او سی جاری نہ کیا۔ تاہم حکومت پنجاب جن تھانہ جات کی نئی بلڈنگ بنانا چاہتی ہے ان میں تھانہ پیرودہائی کی بلڈنگ بھی شامل ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ایلیٹ فورس کے راشن الاؤنس میں اضافے کا مسئلہ

*2778: جناب محمد اعجاز شفیع: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایلیٹ فورس کو1997 سے اب تک راشن الاؤنس کی مد میں صرف1000 روپے دیا جارہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایلیٹ فورس کو رسک الاؤنس اور راشن الاؤنس کی مد میں1000 روپے کے بجائے3000 روپے دینے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے تاہم بحوالہ نوٹیفیکیشن نمبری F-II/12983 مورخہ 21-11-2008 (مجاریہ انسپکٹر جنزل پولیس) کے تحت راشن الاؤنس کی مد میں اضافہ کر کے3000 روپے کیا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں حکومت کی طرف سے راشن الاؤنس1000 روپے سے بڑھا کر3000 روپے کیا گیا ہے۔حکومت نے فنڈ بھی پنجاب پولیس کو جاری کر دیئے ہیں۔

ضلع لاہور میں سول ڈیفنس کے مراکز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3141: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سول ڈیفنس کے کل کتنے مراکز ہیں؟

(ب) ضلع لاہور میں سول ڈیفنس میں کام کرنے والے کل کتنے رضاکار ہیں؟

(ج) سول ڈیفنس کے کورس میں رضاکاروں کو کون کون سے کورسز کروائے جاتے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں ضلعی سطح پر سول ڈیفنس کا ایک دفتر قائم ہے جبکہ لاہور شہر میں تنظیم شہری دفاع کے 11 ڈویژن قائم ہیں اور10 ڈویژنل دفاتر کے لئے عمارات موجود ہیں، اس کے علاوہ وارڈن پوسٹوں کے لئے12 عمارات موجود ہیں۔

(ب) تنظیم شہری دفاع کے 11 ڈویژن ہائے میں بھرتی شدہ unpaid رضاکاران کی تعداد 7000 ہے اور Active رضاکاران کی تعداد 1000 ہے۔

(ج) تنظیم شہری دفاع میں بطور رضاکار شامل ہونے والے رضاکاران کو مقامی سطح پر درج ذیل کورسز کرائے جاتے ہیں۔

- بیسک جنرل، فائر فائٹنگ، ریسکیو، فرسٹ ایڈ، بموں کی پہچان
- سیکشنل فائر فائٹنگ، ریسکیو، فرسٹ ایڈ
- واٹر مین شپ / فلڈ ریسکیو تربیتی کورس
- سکیورٹی / حفاظتی اقدامات، احتیاطی وحفاظتی تدابیر
- ٹیم ٹریننگ، ڈرل، مشقیں، عملی مظاہرے

سانحہ لبرٹی مارکیٹ لاہور میں دہشت گردوں کے ہاتھوں ہلاک ہونے والے افراد کی مالی امداد کی تفصیلات

*3154: رانا آصف محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سانحہ لبرٹی مارکیٹ لاہور میں دہشت گردوں کے ہاتھوں جو افراد ہلاک / زخمی ہوئے ان کے نام، ولدیت وپتاجات اور سرکاری ملازم کی صورت میں محکمہ کا نام بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس واقعہ میں ہلاک اور زخمی ہونے والے افراد کے لئے حکومت / گورنر پنجاب نے مالی معاونت کا اعلان کیا تھا، اگر جواب اثبات میں ہے تو ہلاک ہونے والوں کے ورثا اور زخمی افراد کو جو امداد دی گئی، فرداً فرداً تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس واقعہ میں پنجاب پولیس کے ملازمین جو زخمی یا ہلاک ہوئے ان کی مالی معاونت کی گئی ہے جبکہ ریسکیو 1122 اور دیگر اداروں کے ملازمین کی مالی معاونت نہیں کی گئی؟

(د) کیا حکومت اس واقعہ میں ہلاک وزخمی ہونے والے تمام افراد کی مالی امداد کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سانحہ لبرٹی مارکیٹ لاہور میں دہشت گردوں کے ہاتھوں جو افراد ہلاک و زخمی ہوئے ان کے نام، ولدیت و پتاجات کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سانحہ لبرٹی مارکیٹ لاہور میں شہید ہونے والے ملازمین کے ورثا کو 20 لاکھ روپے فی کس تقسیم کئے گئے ہیں جبکہ زخمی ہونے والوں کو 3 لاکھ روپے فی کس تقسیم کئے گئے ہیں۔

(ج) سانحہ لبرٹی مارکیٹ لاہور میں مندرجہ ذیل ریسکیورز زخمی ہوئے جن کو سرکاری ہسپتال میں علاج معالجہ کے بعد فارغ کر دیا گیا۔

1- محمد زاہد خورشید ولد خورشید احمد (EMT)

2- محمد عثمان ولد محمد منشی (FR)

(د) سانحہ لبرٹی مارکیٹ لاہور میں شہید ہونے والے ملازمین کے ورثا کو 20 لاکھ روپے فی کس تقسیم کئے گئے ہیں، جبکہ زخمی ہونے والوں کو 3 لاکھ روپے فی کس تقسیم کئے گئے ہیں۔

بہاولپور-موبائل پولیس اسٹیشن قائم کرنے کی تفصیلات

*3209: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور ریجن میں تجرباتی طور پر موبائل پولیس سٹیشن قائم کیا گیا تھا اس پولیس سٹیشن نے اکتوبر 2008 سے مارچ 2009 تک کتنی ایف آئی آر درج کیں، ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(ب) موبائل پولیس سٹیشن قائم کرنے کا تجربہ کامیاب رہا یا نہیں، اگر کامیاب رہا تو کیا حکومت دوسرے ریجنز میں بھی موبائل پولیس اسٹیشن قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ریجن ہذا کے تین اضلاع میں تجرباتی طور پر اگست 2008 میں موبائل پولیس سٹیشن قائم کئے گئے۔ موبائل پولیس سٹیشن کے ذریعے یکم اکتوبر 2008 سے 31-مارچ 2009 تک درج ہونے والے مقدمات کی تفصیل ضلع وائز درج ذیل ہے:-

ضلع بہاولپور	41 مقدمات

ضلع بہاولنگر	25 مقدمات	
ضلع رحیم یار خان	40 مقدمات	

مقدمات کی فہرست ایف (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) موبائل پولیس سٹیشن کا تجربہ بہت حد تک کامیاب رہا۔ تاہم وسائل کی کمی اور پورے ضلع کے لئے ایک ہی موبائل پولیس سٹیشن وین ہونے کی وجہ سے عوام اس سہولت سے پوری طرح مستفید نہیں ہو رہے۔ اگر گاڑیاں زیادہ ہوں تو اس سے زیادہ سے زیادہ عوام فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ضلع اوکاڑہ کے تھانوں میں جرائم کی صورتحال

*3214: **محترمہ شبینہ ریاض:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 09-2008 میں ضلع اوکاڑہ کے کن کن تھانوں میں ڈکیتی، چوری، راہزنی اور اغوا کی وارداتوں میں اضافہ ہوا اور ان کو کنٹرول کرنے کے لئے متعلقہ ڈی پی او نے تھانہ جات کو کیا ہدایات جاری کیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں حویلی لکھا تھانہ کی حدود میں موجودہ ایس ایچ او نے جرائم کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے، ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ بالا عرصہ میں حویلی لکھا تھانہ کے ایس ایچ او نے کتنے اشتہاریوں کو گرفتار کیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 09-2008 مورخہ (09-01-1 تا 09-05-31 مقابلتاً) ضلع ہذا کے تھانہ جات میں جرائم کی صورتحال کا تقابلی جائزہ لیا گیا ہے۔ جس کے مطابق (تھانہ صدر اوکاڑہ میں ڈکیتی کے ہیڈ میں 3+ راہزنی میں 2+)، (تھانہ شیر گڑھ میں ڈکیتی میں 3+، راہزنی میں 7+) (تھانہ گوگیرہ میں ڈکیتی میں 5+، راہزنی میں 3+) (تھانہ صدر دیپالپور میں ڈکیتی میں 7+، راہزنی میں 5+) (تھانہ حجرہ راہزنی میں 9+) (تھانہ چوچک میں راہزنی میں 7+) (تھانہ بصیر پور راہزنی میں 2+) کا اضافہ ہوا ہے۔ بقیہ تمام تھانہ جات میں ڈکیتی اور راہزنی کے کرائم میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اضافہ کی بنیادی وجہ (Free Registration Policy) ہے۔ لاء اینڈ آرڈر

کے مسائل اور پرانی وارداتوں کے مقدمات درج ہونے کی وجہ سے یہ اضافہ ہوا ہے۔ مقدمات کی Free Registration کے بعد تمام تر توجہ مقدمہ کی مؤثر تفتیش اور مجرموں کو قانون کے کٹہرے میں لانے پر دی گئی۔ پچھلے 5 ماہ میں 30 گینگ گرفتار ہوئے اور ان میں شامل 98ملزمان گرفتار کئے گئے۔اسی دوران 1758 اشتہاری ملزمان بھی گرفتار کئے گئے۔اس سلسلہ میں تھانہ جات میں ہر ایک تھانہ میں علیٰحدہ علیٰحدہ قصبوں کے نمبرداران اور دیگر معززین کے ساتھ میٹنگ کی ہے اور ان کا تعاون حاصل کیا گیا ہے۔ملزمان کی گرفتاری کے لئے ہر گاؤں میں ٹھیکری پہرہ اور گشت کے نظام کو مؤثر بنایا گیا ہے۔ریکارڈیافتہ مجرمان کو پابند ضمانت کروایا گیا جس سے کرائم کی وارداتوں میں خاطر خواہ کمی ہوئی ہے۔سال 2008 میں ہیڈ منی والے 6 مجرمان اشتہاری جبکہ 2009 میں ہیڈ منی والے 3 مجرمان اشتہاری گرفتار کئے گئے اور ہیڈ منی والے 3 مجرمان اشتہاری سال 2008 میں دوران پولیس مقابلہ ہلاک ہوئے۔

(ب) موجودہ ایس ایچ او تھانہ حویلی 14-02-2009 کو تعینات ہوا اور اس نے جرائم کو کنٹرول کرنے کے لئے اشتہاری مجرمان کی گرفتاری کے سلسلہ میں سپیشل مہم چلائی، ڈکیتی اور راہزنی کی وارداتوں کے تدارک کے لئے مؤثر نظام گشت کا سلسلہ شروع کیا۔ہر گاؤں میں ٹھیکری پہرہ گاؤں والوں کے تعاون سے لگایا جارہا ہے۔ قتل اور لڑائی کے واقعات کو روکنے کے لئے تادیبی طور پر 151 / 107 ض ف کے تحت کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ بالا عرصہ میں تھانہ حویلی لکھا کے ایس ایچ او صاحب نے 133 اشتہاری اور 59 عدالتی مفروران کو گرفتار کیا۔

منی لینڈنگ ایکٹ پر عمل درآمد کی صورتحال

*3230: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دی پنجاب Prohibition of Private money Lending Act کے تحت منی لینڈنگ کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے، مگر آج کل یہ دھندا عروج پر ہے،

خصوصاً لاہور اندرون شہر، بند روڈ، اچھرہ، یتیم خانہ، فیصل ٹاؤن، اقبال ٹاؤن، سمن آباد، گوالمنڈی، اکبری منڈی، سوہا بازار میں یہ کاروبار انتہا تک پہنچ چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ (Money Lenders) نے وصولیوں کے لئے غنڈوں کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ جس کے باعث عوام الناس عدم تحفظ کا شکار ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب منی Lenders نے قرض لینے والوں سے Advance Cheque لینا شروع کر دیئے ہیں تا کہ غیر قانونی دھندے کو قانونی تحفظ حاصل ہو سکے؟

(د) مذکورہ قانون پر من و عن عمل درآمد کی راہ میں کون سی روکاوٹیں ہیں؟

(ہ) کیا حکومت قانون میں حائل روکاوٹوں کو دور کرنے اور مذکورہ قانون پر صحیح معنوں میں عمل درآمد کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں، یہ بات درست ہے کہ دی پنجاب Prohibition of Private money Lending Act کے تحت منی لینڈنگ کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ مگر یہ بات درست نہ ہے کہ یہ دھندہ آج کل عروج پر ہے۔ اس سلسلے میں کوئی بھی کیس سامنے آتا ہے تو اس کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ چنانچہ لاہور میں خصوصاً اور پنجاب کے دوسرے اضلاع میں اس کو روکنے کے لئے سخت نگرانی کی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں لاہور میں اور پنجاب کے دوسرے اضلاع میں جو مقدمات درج ہوئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سی سی پی او لاہور

حسب رپورٹ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس آپریشنز لاہور۔

منی لینڈنگ کے سلسلہ میں تھانہ شفیق آباد میں مقدمہ نمبر 370/09 مورخہ 26-03-09 جرم Prohibition of 4 Private Money Lending Act اور مقدمہ نمبر 396 مورخہ 02-04-09 جرم Prohibition of 4 Private Money Lending Act درج رجسٹر ہوا۔ مزید نگرانی جاری ہے اس سلسلے میں اگر کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو ایسے شخص کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

آر پی او، ملتان

یہ درست ہے کہ The Punjab Prohibition of Private Money Lending کے تحت منی لینڈنگ کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔اس سلسلہ میں ملتان ریجن کی پولیس ایسے گھناؤنے جرائم پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں۔اس سال ریجن ہذا میں 11 مقدمات منی لینڈنگ ایکٹ کے تحت درج کئے جا چکے ہیں۔

آر پی او، ڈی جی خان

یہ درست ہے کہ دی پنجاب Prohibition of Private money Lending Act کے تحت منی لینڈنگ کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے جس پر مکمل طور پر عمل درآمد کیا جارہا ہے۔رینج ہذا میں کل 4 مقدمات منی لینڈنگ ایکٹ کے تحت درج ہوئے، جن کی تفصیل ذیل ہے:۔

ڈسٹرکٹ ڈیرہ غازیخان	2
ڈسٹرکٹ لیہ	2
ڈسٹرکٹ راجن پور	0
ڈسٹرکٹ مظفر گڑھ	0

ڈی پی او، میانوالی

ضلع ہذا میں صرف ایک مقدمہ نمبر 124 مورخہ 09-03-14 جرم 4 امتناع پرائیویٹ منی لینڈنگ ایکٹ کے تحت بر خلاف ایک کس ملزم درج ہوا تھا۔جس میں ملزم چالان عدالت ہو چکا ہے۔منی لینڈنگ پر مکمل کنٹرول ہے۔کسی نے بھی وصولی کے لئے کوئی غنڈہ نہ رکھا ہوا ہے نہ ہی عوام میں عدم تحفظ پایا جاتا ہے۔

ڈی پی او، نارووال

پنجاب حکومت Prohibition of Private money Lending Act کے تحت پرائیویٹ منی لینڈنگ کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔اگر متاثرہ افراد بغرض کارروائی سامنے آئیں تو ایسے گھناؤنے جرائم کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔اس سلسلہ میں میڈیا کے تھرو ایسے جرائم کی حوصلہ شکنی کر کے خاطر خواہ نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔سال رواں میں ایک مقدمہ نمبر 09/61 جرم 07/6/4 منی لینڈنگ ایکٹ تھانہ سٹی نارووال میں درج ہوا۔مقامی پولس نے ملزمان کو

گرفتار کر کے جوڈیشل بھجوایا اور بعد تکمیل تفتیش مقدمہ کا چالان متعلقہ عدالت میں دیا جو کہ زیر سماعت ہے۔

ڈی پی او، سیالکوٹ

ضلع ہذا میں منی لینڈنگ ایکٹ کے تحت تاحال چار مقدمات مختلف تھانہ جات میں درج رجسٹر کئے گئے ہیں۔ ایکٹ ہذا کی دفعات پر سختی سے عمل درآمد کرایا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں DSP/SHO صاحبان ضلع ہذا کو خصوصی ہدایات کی گئی ہیں کہ ایکٹ بالا کی دفعات کی خلاف ورزی پر قصورواران کے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں لاتے ہوئے ان کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت فوری مقدمات درج کر کے اندر چودہ یوم رپورٹ ہائے 173 ض ف مجاز عدالت میں برائے سماعت بھجوائی جائیں۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے اور نہ ہی کوئی ایسی شکایت موصول ہوئی ہے تاہم ہدایات کی گئی ہیں کہ اگر کوئی شخص اس ضمن میں کوئی درخواست لے کر آئے تو ایسے شخص کے خلاف قانونی کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے۔

(ج) ابھی تک ایسی شکایت موصول سامنے نہ آئی ہے۔ تاہم چیک ڈس آنر کے متعلق ایس پی صاحبان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں دونوں فریقین کو سننے کے بعد کارروائی ضابطہ عمل میں لائیں۔

(د) اندریں بارہ جب کوئی بھی سائل درخواست لے کر آتا ہے تو قانون کے مطابق فوری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ہ) اس سلسلے میں منی لینڈنگ کرنے والوں کے خلاف سخت ایکشن لیا جاتا ہے تاہم اگر موجودہ حکومت کی طرف سے مزید اقدامات کئے گئے تو اس پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے گا۔

خواتین کو جلانے کے کیسز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3251: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنوری سے مارچ2009 تک خواتین کو جلانے کے کتنے کیسز رپورٹ ہوئے، کتنی خواتین کو آگ سے جلایا گیا اور کتنی پر تیزاب پھینکا گیا؟

(ب) کتنی خواتین جلنے کے نتیجہ میں لقمہ اجل بن گئیں؟

(ج) حکومت مذکورہ واقعات کی روک تھام کے لئے کون سے خصوصی اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جنوری سے مارچ2009 تک تیزاب کے 7 کیس اور آگ سے جلانے کے 2 کیس رجسٹرڈ ہوئے۔

(ب) ایک خاتون تیزاب سے ہلاک ہوئی اور 3 خواتین آگ لگنے سے ہلاک ہوئیں۔ 1 خاتون تیزاب سے زخمی ہوئی۔

(ج) مذکورہ واقعات کی روک تھام کے لئے ضلعی پولیس افسران کو مندرجہ ذیل ہدایات جاری کی جاچکی ہیں۔

1- اس سلسلہ میں آپ اپنے اپنے حلقہ میں تعینات SDPO/SHOs/I.Os کو مناسب ہدایات دیں کہ جیسے ہی انہیں کسی لڑکی / عورت پر تیزاب پھینکنے یا اس کے کسی گیس یا مٹی کے تیل کا چولہا پھٹنے سے زخمی ہونے کی اطلاع ملے تو فوراً اپنے سینئر آفیسر SHO/SDPO کو ہمراہ لے کر جائے وقوعہ پر پہنچ کر واقعہ کی تصدیق و تفتیش کریں کیونکہ متعلقہ سینئر پولیس احکام موقع پر پہنچ کر کم وقت میں آسانی سے حقائق کی تہہ تک پہنچ سکتے ہیں۔ اگر لڑکی / عورت ابھی تک جائے وقوعہ پر موجود ہو تو اسے فوراً نزدیک ترین ہسپتال میں برائے طبی امداد منتقل کریں۔ اگر لڑکی / عورت بیان دینے کے قابل ہو تو ڈاکٹر کی موجودگی میں تفتیشی افسر اسکا بیان زیر دفعہ 161 ض ف قلمبند کرے۔ اگر متاثرہ لڑکی / عورت کی زندگی خطرے میں ہو تو اس کا بیان نزع بمطابق پولیس رولز 25-21 قلمبند کیا جانا چاہئے۔

2- ابتدائی طبی امداد کے بعد متاثرہ لڑکی / عورت کو ڈاکٹر کے مشورے / رائے کی روشنی میں کسی ایسے ہسپتال میں منتقل کیا جائے۔ جہاں پر باضابطہ burn Unit موجود ہو اور متاثرہ لڑکی / عورت کا مناسب علاج ہو سکے۔

3- دوران تفتیش اگر متاثرہ لڑکی / عورت اپنی زندگی کے حوالے سے ملزم فریق کی جانب سے کسی قسم کے خطرے کا امکان ظاہر کرے تو ایسی صورت میں متاثرہ لڑکی / عورت کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے۔

4- اگر یہ ثابت ہو جائے کہ لڑکی کو جان بوجھ کر تیزاب پھینک کر یا مٹی کا تیل وغیرہ پھینک کر جلانے سے اس کی موت واقع ہوئی ہے تو پولیس افسران کو حسب ضابطہ کارروائی بابت قتل عمد عمل میں لانی چاہیے۔

5- پولیس کا یہ بھی فرض ہے کہ دوران سماعت مقدمہ متاثرہ لڑکی / عورت کو مکمل تحفظ فراہم کرے اور اگر اس کے لواحقین اسے قبول نہ کریں یا ملزمان سے اسے کوئی خطرہ ہو تو پولیس ایسی صورت میں متاثرہ لڑکی / عورت کو دارالامان میں بھجوائے۔

6- ایسے واقعات کا چالان عدالت میں دیئے جانے کی صورت میں متعلقہ SHO کا فرض ہے کہ وہ شہادت استغاثہ کی تعمیل کروا کر انہیں پیش عدالت کرے تا کہ ملزمان کم سے کم وقت میں کیفر کردار تک پہنچ سکیں۔

این آر او کے تحت پولیس افسران واہلکاران کی سزائیں ختم کرنے کی تفصیلات

*3278: **میاں نصیر احمد:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں این آر او کے تحت بدعنوانی کے مرتکب پولیس افسران واہلکاران کی سزائیں ختم کی گئی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو متعلقہ افسران واہلکاران کے ناموں اور ان پر لگنے والے الزامات کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں این آر او کے تحت بدعنوانی کے مرتکب پولیس افسران واہلکاران کی سزائیں ختم نہ کی گئی ہیں۔

(ب) چونکہ کسی بھی پولیس افسر واہلکار کی سزا این آر او کے تحت ختم نہ کی گئی ہے لہذا ان کی تفصیل کو NIL تصور کیا جائے۔

راولپنڈی، واہ کینٹ میں ہونے والے دھماکہ کے متاثرین کی مالی امداد کی تفصیلات

*3293: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واہ کینٹ میں دھماکے کے متاثرین کیلئے وزیر اعلیٰ نے جاں بحق ہونے والوں کے لئے 5 لاکھ، شدید زخمیوں کے لئے ایک لاکھ اور معمولی زخمیوں کے لئے 50 ہزار روپے بطور علاج / امداد کا اعلان کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابھی تک ایک فوت ہونے والے شخص جس کا نام مظفر ولد غلام سرور ہے کے لواحقین کو ابھی تک کچھ نہیں ملا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ آٹھ شدید زخمی ہونے والے افراد اور 70 معمولی زخمی افراد کو بھی ابھی تک کوئی رقم نہیں ملی؟

(د) وزیر اعلیٰ کے اعلان پر ابھی تک عمل درآمد نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں نیز کب تک متاثرین کو مذکورہ رقوم دی جائیں گی، تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ مالی معاونت کا اعلان کیا گیا تھا۔ شہید ہونے والوں کے لئے 5 لاکھ، شدید زخمی ہونے والوں کے لئے ایک لاکھ اور معمولی زخمیوں کے لئے 50 ہزار روپے کا اعلان ہوا تھا۔

(ب) مظفر خان ولد غلام سرور مورخہ 08-10-26 کو شہید ہوا تھا اس کے لواحقین کو 5 لاکھ روپے دیئے گئے۔

(ج) یہ تمام لوگ دھماکہ والے روز علاج معالجہ کرانے کے بعد بغیر رجسٹریشن اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے تھے بعد میں انہوں نے اپنی رجسٹریشن کروائی اور ان کو 32 لاکھ روپے تقسیم کئے گئے۔

(د) وزیر اعلیٰ کے اعلان کے مطابق 3 کروڑ 79 لاکھ روپے اور 36 لاکھ روپے واہ کینٹ بم دھماکہ کے متاثرین میں تقسیم کئے گئے ہیں۔

پنجاب پولیس کے آفیسران واہلکاران کی اے سی آرز کا مسئلہ

*3349: جناب محمد محسن خان لغاری: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب پولیس کے متعدد افسران اور اہلکاران کی سالانہ اے سی آر ایک عرصہ سے زیر التوا ٔ ہیں-اگر یہ درست ہے تو ان افسران اور اہلکاروں کے نام بتائے جائیں، نیز کس عرصہ کی رپورٹس ابھی تک تحریر نہیں کی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سینئر آفیسر اپنے جونیئر افسروں کو اے سی آر لکھنے کے معاملہ میں سخت پریشان کرتے ہیں نیز جونیئر افسران کی ترقیاں (Promotion) اسی بنا ٔپر رکھی ہوئی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ملک آصف حیات جب آئی جی تھے تو انہوں نے ایک سرکلر جاری کیا تھا کہ سینئر آفیسر اپنے ماتحت کی اے سی آر بروقت تحریر نہیں کرے گا تو اس کی اے سی آر کو (اے) تصور کیا جائیگا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سرکلر (Circular) کو بعد ازاں منسوخ کر دیا گیا تھا، اگر ہاں تو کس کے حکم سے منسوخ کیا گیا اور کن وجوہات کی بنا ٔپر، مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ آئی جی موٹر وے پولیس جب ڈی آئی جی موٹر وے پولیس تھے تو اس شکایت پر کہ سینئر پولیس آفیسر اے سی آر کے معاملہ میں جونیئر کو پریشان کرتے ہیں یہ حکم دیا تھا کہ جو افسر جونیئرز کی اے سی آر نہیں لکھے گا اس کی اے سی آر بھی نہیں لکھی جائیگی، اس حکم کا اچھا اثر ہوا تھا؟

(و) کیا حکومت دوبارہ وہی طریقہ کہ جس پولیس آفیسر کی اے سی آر بروقت تحریر نہیں کی جائیگی اس کی اے سی آر (اے) تصور ہو گی رائج کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو حکومت کون سے خصوصی احکامات و ہدایات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ پولیس افسروں و اہلکاروں کی اے سی آرز بروقت مکمل ہوں، تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں پنجاب کے تمام دفاتر سے اے سی آرز کے بارے میں رپورٹس طلب کی گئی ہیں ۔بیشتر دفاتر نے رپورٹس دی ہیں کہ افسران بالا اور جونیئر پولیس افسران کی اے سی آرز زیر التوا نہ ہیں تاہم کچھ اے سی آرز جن کے افسران ریٹائرڈ یا تبدیل ہو چکے ہیں کی وجہ سے زیر التوا ہیں۔ہر سال باقاعدگی سے آئی جی کے سٹینڈنگ آرڈر نمبر32 کے تحت تمام اے سی آرز متعلقہ افسران کو ارسال کی جاتی ہیں اور ان کا تسلسل جاری ہے۔

نیز دفتر ہذا سے ہر سال ریکارڈ کی تکمیل کے لئے یاددہانیاں کی جاتی ہیں تاکہ تکمیل ہو سکے۔

مزید براں مختلف دفاتر میں زیر التوا اے سی آرز کے بارے میں تفصیلات موصول ہوئی ہیں جن کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔مزید رپورٹس موصول ہونے پر مطلع کیا جائے گا۔

(ب) بیشتر دفاتر سے یہ رپورٹس موصول ہوئی ہیں کہ تمام افسران اہلکاران کی اے سی آرز بروقت لکھ رہے ہیں۔

(ج) ملک آصف حیات سابقہ آئی جی پنجاب سال 2001 اور 2002 میں تعینات رہے تھے ان کی پوسٹنگ کے دوران کوئی ایسا سرکلر جاری نہ ہوا ہے۔

(د) سال 2001 اور 2002 میں کوئی ایسا سرکلر جاری ہوا اور نہ ہی منسوخ ہوا ہے۔

(ہ) یہ موٹروے پولیس سے متعلقہ ہے۔

(و) اس ضمن میں دفتر ہذا نے ایک مراسلہ سیکرٹری ریگولیشن ونگ ایس اینڈ جی اے ڈی کو بھجوایا ہے تاکہ افسر مجاز کی منظوری کے بعد اسے لاگو کیا جا سکے۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

پنجاب میں پولیس آرڈر 2002 پر عملدرآمد کی تفصیلات

*3356: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پولیس آرڈر 2002 صوبہ بھر کے تمام اضلاع کے لئے ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پولیس آرڈر کے ذریعے تھانوں میں کام کرنی والی پولیس کو دو حصوں واچ اینڈ وارڈ اور انویسٹی گیشن سیل میں تقسیم کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہری علاقوں میں تو اس پولیس آرڈر پر عمل درآمد ہو رہا ہے، لیکن پسماندہ اضلاع کے تھانوں میں بالکل اس کے برعکس ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع جھنگ کے تمام تھانوں میں پولیس آرڈر2002 پر بالکل عمل درآمد نہیں ہو رہا اس کی وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ پولیس آرڈر2002 صوبہ کے تمام اضلاع کے لئے ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ اس پولیس آرڈر کے ذریعے تھانوں میں کام کرنے والی پولیس کو دو حصوں واچ اینڈ وارڈ اور انویسٹی گیشن سیل میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے بلکہ پولیس آرڈر2002 شہری اور دیہاتی علاقوں کے لئے یکساں ہے اور اس وقت مکمل طور پر نافذ العمل ہے اس میں شہری اور دیہاتی علاقوں کی کوئی تفریق نہ ہے۔

(د) ضلع جھنگ کے تمام تھانوں میں پولیس آرڈر2002 پر مکمل عمل درآمد ہو رہا ہے۔

لاہور میں خواتین پولیس اسٹیشن کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3366: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں خواتین پولیس سٹیشن کتنے ہیں؟

(ب) لاہور کے خواتین پولیس سٹیشن میں کل کتنا عملہ کام کر رہا ہے، نیز ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سال2008 کے دوران اس پولیس اسٹیشن میں کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں زیادہ تر خواتین نے ہی مقدمات درج کروائے ہیں یا کہ دیگر شہریوں نے بھی اس سے استفادہ کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

حسب رپورٹ ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس انوسٹی گیشن لاہور

(الف) لاہور میں خواتین کا ایک پولیس سٹیشن ہے۔

(ب) ایک ڈی ایس پی گریڈ 17، سب انسپکٹر چھ گریڈ14، ہیڈ کانسٹیبل پانچ گریڈ07، کانسٹیبل ستائیس گریڈ05 تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال2008 میں وویمن پولیس سٹیشن میں کل 101 مقدمات درج ہوئے۔

(د) وویمن پولیس سٹیشن میں 63 مقدمات خواتین نے درج کروائے اور 38 مقدمات مرد حضرات نے برخلاف خواتین درج کروائے۔

لاہور،2008 میں بار گاہوں پر خود کش حملوں کی تفصیلات

*3368: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں سال2008 کے دوران کتنی بار گاہوں میں خود کش حملے ہوئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) خود کش حملوں میں کل کتنے لوگ شہید ہوئے، نیز زخمی ہونے والے افراد کو حکومت کی طرف سے کتنی مالی امداد دی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور میں سال2008 میں بار گاہوں میں کوئی خود کش حملہ نہ ہوا ہے۔

(ب) نہ کوئی شہید اور نہ کوئی زخمی ہوا ہے۔

تھانہ اربن ایریا سرگودھا میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3394: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ اربن ایریا سرگودھا میں اس وقت کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ہر ایک کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) تھانہ اربن ایریا سرگودھا میں جنوری2008 سے اب تک کل کتنے 302 ت پ کے مقدمات درج ہوئے؟

(ج) درج بالا عرصہ میں درج شدہ میں سے کتنے مقدمات کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے اور کتنے زیر تفتیش ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ جن مقدمات کی تفتیش مکمل ہو جاتی ہے ان کا چالان عدالت نہیں بھجوایا جاتا اور لوگوں سے محض پیسے بٹورنے کے لئے تفتیشی آفیسر لیت و لعل سے کام لیتے ہیں جس سے لوگوں کو انتہائی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تھانہ اربن ایریا سرگودھا میں کل 38 ملازمین تعینات ہیں۔جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تھانہ اربن ایریا میں جنوری2008 سے اب تک بجرم 302 ت پ کے کل 15 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

(ج) 15 مقدمات میں سے 14 کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے جبکہ ایک مقدمہ زیر تفتیش ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے جن مقدمات کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے ان کے چالان داخل عدالت ہو چکے ہیں۔

ضلع منڈی بہاؤالدین کے تھانہ جات میں مقدمات کی تفصیلات

*3395: جناب وسیم افضل گوندل: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 18۔اکتوبر2008 (الیکشن کے روز) ضلع منڈی بہاؤالدین کے تھانہ جات میں کتنی ایف آئی آرز درج ہوئیں، تھانہ وائز تفصیل بتائیں؟

(ب) ان ایف آئی آرز میں ملوث کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں مفرور ملزمان کے نام، پتاجات تھانہ وائز بتائیں؟

(ج) کتنی ایف آئی آرز خارج ہوئی ہیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں الیکشن کے روز 5 مقدمات درج ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1)مقدمہ نمبر66مورخہ 08-02-18بجرم 13/20/65 تھانہ صدر

2)مقدمہ نمبر67مورخہ 09-02-18بجرم 324/148/149 تھانہ صدر

3)مقدمہ نمبر50مورخہ 09-02-18بجرم AO 13/20/65 تھانہ کٹھالیہ شیخان

4)مقدمہ نمبر51مورخہ 09-02-18بجرم AO 13/20/65 ھانہ کٹھیالہ شیخان

5)مقدمہ نمبر73مورخہ 09-02-18بجرم 324/186 تھانہ قادر آباد

(ب) ان مقدمات میں 8 ملزمان گرفتار ہوئے اور کوئی بھی مفرور نہ ہے۔

(ج) ایک مقدمہ خارج ہوا۔ مقدمہ نمبر73 مورخہ 09-02-18 بجرم 324/186 ت پ تھانہ قادر آباد خارج ہوا۔

(نوٹ)الیکشن بروز 18 فروری کو ہوا تھا نہ کہ 18 اکتوبر

ضلع منڈی بہاؤالدین کے تھانہ میں قتل اور ڈکیتی کے مقدمات و دیگر تفصیلات

*3396: جناب وسیم افضل گوندل: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین کے تھانہ جات میں قتل اور ڈکیتی کے کتنے ملزمان اشتہاری ہیں ان کی تفصیل مع نام و پتا جات تھانہ وائز بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ملزمان Head Money والے ہیں، ان کے نام، پتا جات اور ان کے سر کی قیمت کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان ملزمان کو گرفتار نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں، نیز یہ کب تک گرفتار کر لئے جائیں گے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں قتل کے 149 اور ڈکیتی کے 37 مجرمان اشتہاری ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع منڈی بہاؤالدین میں 7 مجرمان اشتہاری ہیں جن کی ہیڈ منی مقرر ہو چکی ہے۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان مجرمان اشتہاریوں کو گرفتار کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے۔انشاءاللہ جلد از جلد ان مجرمان اشتہاریوں کو گرفتار کرلیا جائے گا۔

پٹرولنگ پولیس کا 08-2007، 09-2008 کا بجٹ ودیگر تفصیلات

*3461: ملک جہاں زیب وارن: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پٹرولنگ پولیس کا فنکشن کیا ہے؟

(ب) پٹرولنگ پولیس کا سال 08۔2007 اور 09۔2008 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ج) صوبہ میں پٹرولنگ پولیس کی کتنی چیک پوسٹیں ہیں؟

(د) بہاول پور میں کتنی چیک پوسٹیں ہیں؟

(ہ) بہاول پور میں پٹرولنگ پولیس کی کارکردگی کیسی ہے، آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب کے دیہی علاقوں کی شاہراہوں پر بڑھتے ہوئے جرائم کے نتیجے میں پیدا ہونے والے عدم تحفظ کے احساس دیہی معاشرت اور معیشت پر پڑنے والے برے اثرات کے ازالہ اور مقامی پولیس کی معاونت کے لئے پنجاب بھر کی شاہراہوں پر پٹرولنگ پوسٹس کا قیام عمل میں لایا گیا۔پٹرولنگ پولیس کا بنیادی فنکشن شاہراہوں اور لنک روڈز پر سنگین جرائم مثلاً روڈ ڈکیتی وراہزنی کا خاتمہ ممکن بنانا ہے۔اس بنیادی مقصد کے علاوہ پٹرولنگ پولیس ان شاہرات پر ہونے والے حادثات میں مدد اور زخمیوں کی دیکھ بھال کے فرائض بھی سرانجام دیتی ہے۔ ایمرجنسی میں مسافروں کی مدد، گمشدہ / فرار شدہ بچوں کی گھروں کو واپسی، سرکاری املاک پر تجاوزات کے خاتمہ کے لئے متعلقہ محکمہ جات کی معاونت اور روڈ سیفٹی بابت آگاہی جیسے فرائض بھی پٹرولنگ پولیس سرانجام دے رہی ہے۔

(ب) سال08-2007 کا مکمل(الاٹ شدہ/ تبدیل شدہ)بجٹ-/219871800 روپے(بہاول پور ریجن)سال09-2008 کا مکمل (الاٹ شدہ/ تبدیل شدہ)بجٹ -/262005650روپے (-ایضاً-)

(ج) صوبہ میں کل 25 آپریشنل پوسٹس(مارچ2009تک)فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔

(د)بہاول پور ریجن میں 40 آپریشنل پٹرولنگ پوسٹس فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ضلع وائز تفصیل یوں ہے ضلع بہاول پور14، ضلع رحیم یار خان15، ضلع بہاولنگر11

(ہ) بہاول پور ریجن میں جن شاہرات اور لنک روڈز پر پنجاب ہائی وے پٹرول ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہے، وہاں سنگین جرائم مثلاً روڈ ڈکیتی وراہزنی وغیرہ میں تقریباً٪96تک کمی ہو گئی ہے۔سال2005 سے 30جون2009تک ناجائز اسلحہ کے 406، امتناع منشیات ونار کوٹکس 484، تعزیرات پاکستان242ودیگر117 مقدمات درج کروائے گئے۔علاوہ ازیں اس عرصہ کے دوران 497 حادثات میں تقریباً ساڑھے پانچ ہزار افراد کو ابتدائی طبی امداد فراہم کی گئی اور انتہائی نوعیت کے زخمی افراد کو قریبی ہسپتالوں میں پہنچایا گیا۔ اب تک 99 گمشدہ/لاوراث بچوں کو ان کے والدین کے حوالے کیا جا چکا ہے۔اسی عرصہ کے دوران تقریباً 33853 افراد کو دوران سفر جنرل ہیلپ فراہم کی گئی، جبکہ سال2009 (30جون تک) ہیلپ لائن 1124 سے موصول شدہ ایمرجنسی کالز کے نتیجہ میں 241 افراد کو مدد فراہم کی گئی۔سال09-2008 کے عرصہ میں تقریباً877 مستقل وعارضی تجاوزات کا متعلقہ محکمہ جات کے ساتھ مل کر خاتمہ ممکن بنایا گیا۔

پنجاب پولیس کی تنخواہوں میں اضافے کی وجوہات ودیگر تفصیلات

*3480: **ملک جہاں زیب وارن:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب پولیس کی تنخواہوں میں حال ہی میں اضافہ کیا گیا ہے؟

(ب) یہ اضافہ کن وجوہات کی بناء پر کیا گیا ہے، آگاہ فرمائیں؟

(ج) پولیس کی تنخواہوں میں اضافہ سے عوام پر اس کا کیا اثر ہوا ہے؟

(د) کیا عوام الناس کے ساتھ پولیس کا رویہ درست ہو گیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ پولیس ملازمان کی تنخواہوں میں یکم اپریل2009 سے اضافہ کیا گیا ہے۔

(ب) پولیس ملازمان24 گھنٹے اپنے فرائض کی بجا آوری کے لئے حاضر باش رہتے ہیں جس کے باعث قلیل تنخواہ کا بیشتر حصہ اپنی ذات پر خرچ کر دیتے ہیں۔علاوہ ازیں حالیہ جاری دہشت گردی کے ماحول میں جس میں کہ دہشت گرد پولیس ملازمان کو خصوصی طور پر دہشت گردی کا نشانہ بنا رہے ہیں تا کہ پولیس ملازمان دہشت زدہ ہو کر ان کے خلاف حوصلہ کھو بیٹھیں اور وہ کھل کر عوام کو دہشت گردی کا نشانہ بنا سکیں۔اس ضمن میں پولیس پر گزشتہ دو سالوں 2007-2008 میں ہونے والے دہشت گردی کے حملوں میں 146 ملازمان شہید اور سینکڑوں ملازمان زخمی ہو چکے ہیں۔علاوہ ازیں ان زخمی ملازمان میں سے بیشتر ایسے زخمی ہیں جو عمر بھر کی معذوری میں مبتلا ہو چکے ہیں جس سے پولیس کی قربانیوں کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ان حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے جناب وزیر اعلیٰ صاحب، پنجاب پولیس ملازمان کی حوصلہ افزائی اور مورال کو بلند رکھنے کے لئے مراعات / رسک الاؤنس وغیرہ دیئے جانے کا حکم صادر فرمایا۔جس کے تحت تنخواہوں میں اضافہ عمل میں لایا گیا تا کہ پنجاب پولیس کے ملازمان دہشت گردی اور جرائم کے خلاف جرات اور بہادری سے اپنے پیشہ وارانہ فرائض سرانجام دیتے رہیں۔

(ج) پولیس ملازمان کی تنخواہوں میں اضافے سے عوام پر براہ راست کوئی اثر نہ ہوا ہے کیونکہ تنخواہوں میں اضافے کے لئے پولیس کو منظور شدہ بجٹ میں سپیشل گرانٹ کا اضافہ کیا گیا ہے تا کہ یہ ملازمین اس بڑھتی ہوئی کمر توڑ مہنگائی کے خلاف اپنے اہل وعیال کے گزر بسر کو بہتر بنا کر یکسوئی کے ساتھ عوام الناس کی عزت اور جان مال کی بہتر انداز میں حفاظت کا ذمہ سرانجام دے سکیں اور ملک / صوبے کو امن کا گہوارہ بنا کر فلاح وترقی کی راہ پر گامزن کیا جا سکے۔

(د) جی ہاں۔پولیس کا عوام کے ساتھ رویہ پہلے کی نسبت بہتر ہوا ہے اور مزید بہتری کی توقعات وابستہ ہیں، جس کا حالیہ دنوں سے اخبارات میں بھی مثبت ذکر آ رہا ہے۔اب یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ پولیس ملازمین اپنی معاشی مجبوریوں سے کسی حد تک آزاد ہو کر بہتر انداز میں اپنی پیشہ وارانہ خدمات کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔اس ضمن میں محکمہ ہذا تھانہ کلچر میں تبدیلی اور پولیس کی ہر سطح پر بہتر کارکردگی کی جامع منصوبہ بندی کر رہا ہے تاکہ اس سے مثبت اور دور رس نتائج جلد از جلد عوام الناس تک واضح طور پر محسوس کئے جا سکیں۔مزید برآں انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب مسٹر طارق سلیم ڈوگر نے ہر روز کھلی کچہری کا انعقاد عمل میں لایا ہے۔جس میں وہ لوگوں کے مسائل خود سنتے ہیں اور اس کے تدارک کے لئے متعلقہ پولیس آفیسران کو فوری احکامات صادر فرماتے ہیں تاکہ ان لوگوں کے مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کئے جا سکیں۔تاکہ جرم و برائی کو ہر پلیٹ فارم پر سختی سے کچلا جا سکے اور عوام کی دادرسی کو ہر ممکن یقینی بنا کر پولیس کی عوام دوستی کو مزید مضبوط کیا جا سکے۔

صوبہ پنجاب کے تھانوں کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کرنے کی تفصیلات

*3547: جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فروری 2009 تک کتنے اضلاع کے تھانوں کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے؟

(ب) مذکورہ تھانوں کا ریکارڈ کمپیوٹرائز کرتے وقت کون کون سی (Information) کو فیڈ کیا گیا ہے؟

(ج) صوبے کے تمام تھانوں کا ریکارڈ کب تک کمپیوٹرائزڈ کر دیا جائے گا نیز جس پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کو یہ ٹاسک (Task) دیا گیا ہے اس کا نام اور منصوبہ مکمل ہونے کا تخمینہ لاگت بتایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) 9 اضلاع کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے جبکہ تھانوں کا ریکارڈ ابھی کمپیوٹرائزڈ نہیں ہوا ہے۔

(ب) ایف آئی آر کا اندراج، روزنامچہ کا انداراج، پولیس رجسٹرز کا اندراج، مجرمان کا ریکارڈ، چوری شدہ گاڑیوں کا ریکارڈ وغیرہ۔

(ج) پوری کوشش کی جا رہی ہے بہبت جلد ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر دیا جائے گا۔

کمپنی کا نام:-M/S ڈائیلاگ براڈبینڈ

پتا :- 164/G کمرشل ایریا فیز1 ڈی ایچ اے لاہور

تخمینہ لاگت:- Rs. 1405.04 Million

پولیس کے اہم دفاتر کی رہائشی آبادیوں میں موجودگی و دیگر تفصیلات

*3651: میاں نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پولیس اور متعلقہ دیگر ایجنسیوں کے دفاتر رہائشی آبادیوں میں موجود ہیں، جن کی وجہ سے عوام ہمیشہ خطرے میں رہتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان اہم دفاتر کو رہائشی آبادیوں سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ پولیس اور متعلقہ دیگر ایجنسیوں کے کئی اہم دفاتر شہری آبادی میں موجود ہیں۔ عوام کو ان دفاتر سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ بلکہ ان کی موجودگی سے عوام کے مسائل بہتر طور پر حل ہو رہے ہیں عوام کی اعلیٰ افسران تک رسائی آسانی سے ممکن ہے۔ اگر دفاتر کو شہری آبادی سے دور منتقل کیا جاتا ہے تو اس سے عوام کی مشکلات میں اضافہ ہو گا۔

(ب) لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال کو قابو میں رکھنے اور جرائم کو کنٹرول کرنے کے پیش نظر پولیس کے اہم دفاتر شہری آبادی میں رکھنا وقت کی ضرورت ہے نیز نئے دفاتر بنانے کے لئے حکومت کو زر کثیر درکار ہو گا۔ تاہم ابھی کوئی بھی ایسی تجویز زیر غور نہ ہے۔

محترمہ طیبہ ضمیر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ طیبہ ضمیر: جناب سپیکر! میں انتہائی ادب کے ساتھ آپ کی توجہ ایک حساس نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرواتی ہوں۔ سرگودھا ڈویژن جو کہ الحمدللہ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی constituency رہ چکی ہے۔ آج عدلیہ کی بحالی کی تحریک میں بالعموم پاکستان کے وکلاء بالخصوص پنجاب اور سرگودھا کے وکلاء نے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ کو اجازت نہیں دیتا۔ آپ کی مہربانی ہے یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ ان کا مائیک بند کر دیں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں! محترمہ طیبہ ضمیر صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ کوئی طریق کار ہوتا ہے، ایک ضابطہ ہوتا ہے اس کے مطابق آیئے پھر میں آپ کی بات سنوں گا۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! یہ پوائنٹ آف آرڈر میں آپ کی وساطت سے رانا ثناء اللہ صاحب محترم وزیر قانون کی خدمت میں پیش کر رہی ہوں۔ انہوں نے ابھی کہا کہ جو پولیس کارکردگی ٹھیک نہیں کرتی ان کے خلاف کارروائی ہوتی ہے۔ میں ان پولیس والوں کی طرف ان کی توجہ مبذول کروانا چاہتی ہوں جو اپنی کارروائی ٹھیک کرتے ہیں تو کیا ان کو appreciation letter ملتا ہے؟ کل میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور وارڈنز وسیم عباس، راحیل اور طاہر۔ حالانکہ میرا ایم پی اے کا کارڈ بھی پھٹ گیا تھا لیکن اس کے باوجود ان کا جو میرے ساتھ behavior تھا وہ اس قدر بہترین تھا۔ میں internationally world traveled خاتون ہوں، میں ان کے behavior پر حیران رہ گئی۔ جس آدمی کی غلطی تھی وہ بھی وہاں پر موجود تھا لیکن اس کے ساتھ بھی ان کا رویہ بہت بہتر تھا۔ پولیس والوں پر پیسوں کا الزام لگتا ہے لیکن وارڈن راحیل نے ہم لوگوں سے اتنا اچھا رویہ رکھا بلکہ میری حالت دیکھ کر اس نے مجھے اپنی جیب سے کوک بھی پلائی۔ میں سمجھتی ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ this is not point of order محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ ایک طریق کار ہوتا ہے آپ کیا کرتی ہیں؟ تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پچھلے بجٹ سیشن میں میرے ضلع سے متعلقہ کچھ ملازمین نے یہاں ہڑتال کی اور آپ نے باہر ایک کمیٹی بنا کر بھیجی۔ اس کمیٹی نے ان سے مذاکرات کئے اس پر آج تک کوئی کارروائی عمل میں نہیں آئی۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کی بات سن لی ہے میں آپ سے علیحدہ بات کرلوں گا۔ time is very important

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وہاں پر 220 لوگوں کے روزگار کا مسئلہ ہے۔ آپ نے حکم دینا ہے اور ملک ندیم کامران صاحب اس کمیٹی کے کنوینر تھے۔ یہ اس کی رپورٹ پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: یہ میرے چیمبر میں آکر رپورٹ پیش کریں گے۔ میرے پاس قواعد کی معطلی کی تحریک آئی ہے۔ جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل ایم پی اے نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے جمہوری اداروں، سیاسی رہنماؤں اور عوامی نمائندوں کے بارے میں کئے جانے والے غیر ذمہ دارانہ پراپیگنڈہ کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے جمہوری اداروں، سیاسی رہنماؤں اور عوامی نمائندوں کے بارے میں کئے جانے والے غیر ذمہ دارانہ پراپیگنڈہ کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے جمہوری اداروں، سیاسی رہنماؤں اور عوامی نمائندوں کے بارے میں کئے جانے والے غیر ذمہ دارانہ پراپیگنڈہ کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے جمہوری اداروں، سیاسی رہنماؤں اور عوامی نمائندوں کے بارے میں کئے جانے والے غیر ذمہ دارانہ پراپیگنڈہ کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

ذرائع ابلاغ کے غیر ذمہ دارانہ رویے کی مذمت
اور اس سلسلے میں کمیٹی کی تشکیل کا مطالبہ

جناب محمد ثناءاللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس گزشتہ کچھ عرصے سے ذرائع ابلاغ کے بعض حصوں میں جمہوری اداروں، سیاسی رہنماؤں اور عوامی نمائندوں کے بارے میں کئے جانے والے غیر ذمہ دارانہ پراپیگنڈہ کو تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس رائے کا حامل ہے کہ یہ پراپیگنڈہ پاکستان میں جمہوریت کے مستقبل اور آئین و قانون کی بالادستی کے حوالے سے منفی اثرات کا حامل ہو سکتا ہے۔

اس ایوان کے تمام اراکین متفقہ طور پر جمہوری اداروں اور عوامی نمائندوں کے خلاف شروع کی جانے والی اس غیر ضروری پراپیگنڈہ مہم کی مذمت کرتے ہیں اور

میڈیا کے ذمہ داران سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ملک و قوم کے وسیع تر مفاد میں جمہوری اداروں، عوامی نمائندوں اور سیاسی راہنماؤں کے بارے میں بے بنیاد، بلا تحقیق اور توہین آمیز اور غیر ذمہ دارانہ پروگرام پیش کرنے سے احتراز کریں۔

یہ ایوان پوری دیانتداری سے سمجھتا ہے کہ بعض ٹیلی ویژن چینلز نے اس ایوان کی معزز خواتین اراکین کی فوٹیج پر مبنی بیہودہ بھارتی گانوں کے ساتھ پروگرام پیش کر کے غیر ذمہ دارانہ، اخلاقیات اور مشرقی روایات کی بدترین مثال پیش کی ہے جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ یہ اجلاس ان چینلز سے قوم کی قابل احترام نمائندہ خواتین کے بارے میں دکھائے جانے والے اس قابل مذمت پروگرام پر آئندہ کے لئے محتاط رہنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

یہ ایوان وطن عزیز میں ذمہ دارانہ اور غیر جانبدارانہ صحافت کرنے والے اہل صحافت کے کردار اور قربانیوں کا معترف ہے اور ان کی قومی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ تاہم یہ ایوان ذمہ دارانہ اور آزاد صحافت کے

ذمہ داران سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ صحافت میں مذموم ہتھکنڈوں، غیر ذمہ دارانہ رپورٹنگ اور مخصوص مفادات کے لئے سیاسی اور غیر سیاسی شخصیتوں کی کردار کشی کے رجحان کی حوصلہ شکنی کرنے کے لئے آگے بڑھیں اور اپنا کردار ادا کریں۔

جناب سپیکر: دس منٹ وقت بڑھایا جاتا ہے۔ جی!

پنجاب اسمبلی کے اراکین کا یہ اجلاس میڈیا پر قومی سیاسی شخصیتوں کے بارے میں تبصرہ آرائی میں تضحیک آمیز عنصر کی شمولیت اور اس ضمن میں گروہی اور علاقائی بنیاد پر روا رکھے جانے والے امتیازی برتاؤ کو بھی تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے۔

پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اراکین اسمبلی اور میڈیا کے نمائندوں پر مشتمل ایک مشترکہ کمیٹی تشکیل دے جو اس صورتحال کا جائزہ لے کر قابل عمل سفارشات پیش کرے"

(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات احتجاجاً واک آوٹ کر کے چلے گئے)

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس گزشتہ کچھ عرصے سے ذرائع ابلاغ کے بعض حصوں میں جمہوری اداروں، سیاسی رہنماؤں اور عوامی نمائندوں کے بارے میں کئے جانے والے غیر ذمہ دارانہ پراپیگنڈہ کو تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس رائے کا حامل ہے کہ یہ پراپیگنڈہ پاکستان میں جمہوریت کے مستقبل اور آئین و قانون کی بالادستی کے حوالے سے منفی اثرات کا حامل ہو سکتا ہے۔

اس ایوان کے تمام اراکین متفقہ طور پر جمہوری اداروں اور عوامی نمائندوں کے خلاف شروع کی جانے والی اس غیر ضروری پراپیگنڈہ مہم کی مذمت کرتے ہیں اور میڈیا کے ذمہ داران سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ملک و قوم کے وسیع تر مفاد میں جمہوری اداروں، عوامی نمائندوں اور سیاسی راہنماؤں کے بارے میں

بے بنیاد، بلا تحقیق اور توہین آمیز اور غیر ذمہ دارانہ پروگرام پیش کرنے سے احتراز کریں۔

یہ ایوان پوری دیانتداری سے سمجھتا ہے کہ بعض ٹیلی ویژن چینلز نے اس ایوان کی معزز خواتین اراکین کی فوٹیج پر مبنی بیہودہ بھارتی گانوں کے ساتھ پروگرام پیش کر کے غیر ذمہ دارانہ، اخلاقیات اور مشرقی روایات کی بدترین مثال پیش کی ہے جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ یہ اجلاس ان چینلز سے قوم کی قابل احترام نمائندہ خواتین کے بارے میں دکھائے جانے والے اس قابل مذمت پروگرام پر آئندہ کے لئے محتاط رہنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

یہ ایوان وطن عزیز میں ذمہ دارانہ اور غیر جانبدارانہ صحافت کرنے والے اہل صحافت کے کردار اور قربانیوں کا معترف ہے اور ان کی قومی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ تاہم یہ ایوان ذمہ دارانہ اور آزاد صحافت کے ذمہ داران سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ صحافت میں مذموم ہتھکنڈوں، غیر ذمہ دارانہ رپورٹنگ اور مخصوص مفادات کے لئے سیاسی اور غیر سیاسی شخصیتوں کی کردار کشی کے رجحان کی حوصلہ شکنی کرنے کے لئے آگے بڑھیں اور اپنا کردار ادا کریں۔

پنجاب اسمبلی کے اراکین کا یہ اجلاس میڈیا پر قومی سیاسی شخصیتوں کے بارے میں تبصرہ آرائی میں تضحیک آمیز عنصر کی شمولیت اور اس ضمن میں گروہی اور علاقائی بنیاد پر روا رکھے جانے والے امتیازی برتاؤ کو بھی تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے۔

پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اراکین اسمبلی اور میڈیا کے نمائندوں پر مشتمل ایک مشترکہ کمیٹی تشکیل دے جو اس صورتحال کا جائزہ لے کر قابل عمل سفارشات پیش کرے"

یہ قرارداد پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس گزشتہ کچھ عرصے سے ذرائع ابلاغ کے بعض حصوں میں جمہوری اداروں، سیاسی رہنماؤں اور عوامی نمائندوں کے بارے میں کئے جانے والے غیر ذمہ دارانہ پراپیگنڈہ کو تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس رائے کا حامل ہے کہ یہ پراپیگنڈہ پاکستان میں جمہوریت کے مستقبل اور آئین و قانون کی بالادستی کے حوالے سے منفی اثرات کا حامل ہو سکتا ہے۔

اس ایوان کے تمام اراکین متفقہ طور پر جمہوری اداروں اور عوامی نمائندوں کے خلاف شروع کی جانے والی اس غیر ضروری پراپیگنڈہ مہم کی مذمت کرتے ہیں اور میڈیا کے ذمہ داران سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ملک و قوم کے وسیع تر مفاد میں جمہوری اداروں، عوامی نمائندوں اور سیاسی راہنماؤں کے بارے میں بے بنیاد، بلا تحقیق اور توہین آمیز اور غیر ذمہ دارانہ پروگرام پیش کرنے سے احتراز کریں۔

یہ ایوان پوری دیانتداری سے سمجھتا ہے کہ بعض ٹیلی ویژن چینلز نے اس ایوان کی معزز خواتین اراکین کی فوٹیج پر مبنی بیہودہ بھارتی گانوں کے ساتھ پروگرام پیش کر کے غیر ذمہ دارانہ، اخلاقیات اور مشرقی روایات کی بدترین مثال پیش کی ہے جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ یہ اجلاس ان چینلز سے قوم کی قابل احترام نمائندہ خواتین کے بارے میں دکھائے جانے والے اس قابل مذمت پروگرام پر آئندہ کے لئے محتاط رہنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

یہ ایوان وطن عزیز میں ذمہ دارانہ اور غیر جانبدارانہ صحافت کرنے والے اہل صحافت کے کردار اور قربانیوں کا معترف ہے اور ان کی قومی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ تاہم یہ ایوان ذمہ دارانہ اور آزاد صحافت کے ذمہ داران سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ صحافت میں مذموم ہتھکنڈوں، غیر ذمہ دارانہ رپورٹنگ اور مخصوص مفادات کے لئے سیاسی اور غیر سیاسی شخصیتوں کی کردار

کشی کے رجحان کی حوصلہ شکنی کرنے کے لئے آگے بڑھیں اور اپنا کردار ادا کریں۔

پنجاب اسمبلی کے اراکین کا یہ اجلاس میڈیا پر قومی سیاسی شخصیتوں کے بارے میں تبصرہ آرائی میں تضحیک آمیز عنصر کی شمولیت اور اس ضمن میں گروہی اور علاقائی بنیاد پر روا رکھے جانے والے امتیازی برتاؤ کو بھی تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے۔

پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اراکین اسمبلی اور میڈیا کے نمائندوں پر مشتمل ایک مشترکہ کمیٹی تشکیل دے جو اس صورتحال کا جائزہ لے کر قابل عمل سفارشات پیش کرے"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، اس کے لئے کمیٹی میں بیٹھ کر بنا دوں۔

سید ناظم حسین شاہ:۔جناب سپیکر! میرا point of order بھی ہے اور point of privilege بھی ہے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! آج کے "نیوز" میں ایک ایڈیٹوریل لکھا ہوا ہے۔ اس پر میں privilege motion بھی دوں گا اور damages بھی claim کروں گا۔ یہ بہت لمبا ہے۔ میں اس میں سے تھوڑا سا آخری حصہ آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر! بات سنیں، پی ٹی وی والے کدھر ہیں؟ بیٹھے ہیں؟

معزز اراکین اسمبلی: جی، بیٹھے ہیں۔

سید ناظم حسین شاہ: یہ "نیوز" میں ہے کہ:

The media are going to harry and peck at you.

یعنی ممبران کے متعلق۔

The media are going to harry and peck. We do not shame you. You shame yourself. The media not the enemies of democracy look to

your own corrupt principles and practice if you want to see democracy traduce. What we saw on Wednesday was honour among thieves.

یعنی ہم سب چور ہیں۔

معزز اراکین اسمبلی....Shame. shame.

سید ناظم حسین شاہ: Not the unity that is brother to Faith and Discipline. یہ ایڈیٹوریل ہے۔ I want to make it clear. I will pursue it. یہ privilege motion بھی میں آپ کے سامنے پرسوں submit کروں گا اور اس کے بعد I will claim the damages. یہ کیا سمجھتے ہیں؟ جو ہمیں کرپٹ کہتے ہیں ان کی اوقات کیا ہے؟ میں بالکل on the floor of the House یہ کہتا ہوں کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ پچیس کروڑ روپیہ ضیاء شاہد صاحب نے پنجاب بنک کا دینا ہے---

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ ابھی کسی کا نام نہ لیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! کیا نہ لیں؟ میرے خلاف جو کرنا ہے I am ready to face it. وہ ممبر، ممبر ہی نہیں ہے جس میں حقائق کو face کرنے کی جرات ہی نہ ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

He is a bloody well informal. دیکھیں! یہ بات نہیں ہے۔ ہم قوم کا مافی الضمیر ہیں۔ ہم لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اشتہاروں پر لکھتے ہیں brave اور دلیر۔ ہمیں کیا بات ہے؟ کس بات سے ہم ڈریں؟ کیا پیپر کے نام پر شکیل الرحمن صاحب Rolls-Royce رکھ سکتے ہیں، کیا ان کی اوقات تھی؟ ضیاء شاہد ہو یا "پاکستان" اخبار ہو، آج کہاں سے کہاں پہنچے ہوئے ہیں، ایک ہم نہیں ترقی کر سکتے۔

Ur-23

سید ناظم حسین شاہ: یہ کون ہوتے ہیں جو ہمیں ایسے کہہ رہے ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ کیا یہ M.A Journalism ہوتے ہیں؟ یہ یہاں پر بائیکاٹ کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے میرا جو بگاڑنا ہے بگاڑ لیں۔ I damn care for them. جو لکھنا ہے لکھ لیں I'll face it like a man. دیکھیں یہ ہماری کمزوری ہے جس سے یہ فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ شمائلہ رانا، I don't have any relationship with her. اس کو میڈیا نے اُچھالا، آپ نے de-seat کر دیا۔ اب جب کورٹ نے اس کو بری کیا ہے why don't you

ان کو rehabilitate her, Why don't you give them importance? کرنا چاہئے ان rehabilitate
کو ممبر بنانا چاہئے۔

جناب والا! ہماری بات اصولوں کے اوپر ہے کہ وہ حکمران ہی کیا ہے۔

Who the person, who is subjective to black mailing? They are black mailers. Sir, I repeat it they are black mailers.

یہ کون ہوتے ہیں ہم پر اس طریقے سے اعتراض کرنے والے؟ ٹھیک ہے fake degree کو ہم بھی اچھا نہیں سمجھتے مگر سب کو ایک لاٹھی کے ساتھ ہانکنا،

I'll not tolerate. We are here to be respected and we represent the honour of the country I'll not let it down over my dead body they can do it.

اس لئے میں اس پر Privilege Motion دوں گا and I'll face it. اور ان پر damages بھی claim کروں گا اور میں آپ کی وساطت سے سب بھائیوں سے یہ request کروں گا کہ damn care for them. Who are they to control us? ان کی وجہ سے ہمیں ووٹ نہیں ملتے ہمیں اپنے کردار کی وجہ سے ووٹ ملتے ہیں۔ اگر کسی کا کردار غلط ہو تو پیغمبر کا بیٹا بھی نہیں بچ سکتا۔ قابیل لعنت اللہ کس لئے ہوا حالانکہ پہلے پیغمبر کا بیٹا ہے، کردار غلط ہوا۔ ابولہب کا ذکر قرآن میں ہے وہ حضور ﷺ کا چچا ہے وہ کیوں جہنمی بنا؟ کردار کی وجہ سے۔ کنعان بن نوح وہ کیوں جہنمی بنا؟ حضرت لوط کی بیوی جو ہر وقت پیغمبر کے ساتھ رہتی تھی وہ کیوں جہنمی بنی؟

جناب سپیکر: ہاؤس کا وقت دس منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: حضرت لوط وہ پیغمبر ہیں جنہوں نے کھیتی باڑی کی ابتداء کی ان کی بیوی کیوں جہنمی بنی؟ کردار کی وجہ سے۔ یہ ہمیں black mail کر کے surrender کرنا چاہتے ہیں۔ ہم surrender نہیں کریں گے۔

Because we represent the honour of the country and I'll not let it down. Thank you very much.

(نعرہ ہائے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری (چوہدری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر مال و بحالی و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب آپ کے پارلیمانی سیکرٹری نے floor لیا تھا۔

وزیر مال و بحالی و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! قرارداد مذمت پاس ہو چکی ہے لیکن میری ایک رائے ہے۔ لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہیں اور آپ بھی اس حلقے کے کسٹوڈین ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: حلقے کا نہیں میں اس ہاؤس کا کسٹوڈین ہوں۔

وزیر مال و بحالی و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! ہاؤس کا ہی کہا ہے۔ جس وقت میڈیا والے walkout کرتے ہیں اس وقت کم از کم یہ ہونا چاہیئے کہ آپ نے ہاؤس کارروائی کے لئے جو ٹی وی باہر لگایا ہوا ہے وہ بند ہونا چاہئے۔ یہ میری رائے ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! مکمل بند ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: اب اس ban کا کیا کریں گے اب تو ٹائم گزر گیا۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، یا شیخ!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ بات یہ ہے کہ جو ہاؤس کی sense ہے وہ سب کو معلوم ہے۔ ابھی ناظم شاہ صاحب نے جو بات کی ہے، اس کے ساتھ ساتھ کچھ اخبارات ایسے ہیں جن کا ذکر کرنا بہت ضروری ہے نوائے وقت، جنگ اور Dawn جیسے اخباروں کا رویہ ہمارے ساتھ اتنا bias نہیں ہے جتنا اس نیوز اور ایکسپریس کا ہے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں ہمارا ان سے کوئی ذاتی جھگڑا نہیں ہے نہ اس ہاؤس کے کسی ممبر کا ہے۔ آپ نے مہربانی کی ہے تھوڑا سا ٹائم بڑھایا ہے میں مختصراً on the record صرف دو تین باتیں کروں گا جس سے آج میڈیا والوں کو یہ اندازہ ہو گا کہ ان کا کردار کیا ہے؟ جس دن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرم اللہ وجہہ کی شہادت کا دن تھا اسی دن قائداعظم کی بھی برسی تھی اور آپ یہ سُن کر حیران ہوں گے کہ ہمارے میڈیا میں breaking news کیا آ رہی تھی، ان کے اوپر پروگرام روک کر آدم خور

حبشیوں والا music بجا کر یہ breaking news دی جا رہی تھی کہ 'میرا' کے پاس جو ڈیفنس میں گھر ہے وہ عتیق الرحمٰن کا ہے یا کسی اور کا ہے۔ صرف اس واسطے اس طرح کی نیوز دی جاتی ہے کہ maximum profit لیا جائے۔ وینا ملک جس نے ہم سب امید سے ہیں' کے اتنے پروگرام کئے اور ہمارے بھائیوں اور بہنوں پر اتنا کیچڑ اُچھالتی رہی اس کا اپنا کردار کیا ہے؟ میں آج ان میڈیا والوں سے یہ پوچھتا ہوں کہ ان لوگوں نے اپنے طور پر ہمارے لئے کیا کیا؟ میں اگر particularly کسی صحافی کی بات کروں کہ کل کو وہ لمبریٹا پر پھرتا تھا آج اس کے پاس اتنا پیسا کہاں سے آیا؟ ہم پر وہ یہ باتیں کرتے ہیں کہ ہم نے یہ کر دیا، وہ کر دیا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کا بھی کوئی حق ہے یا نہیں؟ آپ کی وساطت سے میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انتہائی prime time میں جس قسم کے adds دیئے جاتے ہیں کیا ان پر کوئی code نہیں لگتا؟ آج میں اس میڈیا سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ان پیروں اور عاملوں کے adds at 9 o'clock دیئے جاتے ہیں۔ یہ پیسا جہاں سے لے رہے ہیں یہ قوم کی تباہی کا باعث ہے اور میں یہ بتا دوں کہ اگر ہم نے ان کا راستہ نہ روکا تو اس ملک میں خُدا نہ کرے اگر خانہ جنگی ہوئی تو اس کی وجہ میڈیا ہو گا۔

Ur-24

اس ملک میں خدا نہ کرے اگر خانہ جنگی ہوئی تو اس کی وجہ یہ میڈیا ہو گا۔ یہ ہمارے اوپر کیچڑ اچھالتے ہیں، خدا کی قسم میں اپنے ان 371 معزز ممبران کی طرف سے آج اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں یہ ہمیں بتائیں کہ ہم میں سے کسی کے متعلق کوئی الزام ہے؟ اس میں سب سے پہلے میں اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں۔ میرے حلقہ سے میرے مخالفوں سے پوچھ لیں اگر میرے اوپر کوئی الزام ہے میں خدا کی قسم resign بھی کروں گا اور جرمانہ بھی دوں گا۔ میڈیا جو چاہے میرے اوپر الزام لگائے لیکن اگر ہمارے کسی آدمی پر کسی ممبر پر چاہے وہ قومی اسمبلی کا ہو چاہے پنجاب اسمبلی کا ہو، سرحد کا ہو یا بلوچستان اسمبلی کا ہو اگر انہوں نے کوئی الزام لگانا ہے تو اس کو ثابت بھی کریں۔ اپنا اخبار بیچنے کے لئے اس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں۔ یہ کیا ہے declaration مفت میں مل جاتا ہے "روزنامہ دھماکہ" "روزنامہ میرے منہ سے نکلنا چاہئے کچھ اور" اور اس کے بعد جو خبریں، تصاویر اور پھر عورتوں کی تصاویر روزنامہ "قبرستان" یہاں باہر بھی ہمارے پاس لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔ آپ believe کریں یہ فون کرتے ہیں اور جب ہم پوچھتے ہیں کہ آپ کون ہیں؟ جناب میں روزنامہ دھماکہ سے ہوں آپ کا انٹرویو کرنا ہے۔

میں نے کہا اپنے پیسے بتاؤ، اصل بات کرو اور خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں مجھے انہوں نے کہا کہ آپ کو پریس کلب کے اندرchief guest بنانا ہے۔ میں نے کہا بنالو پیسے بتاؤ کتنے لینے ہیں۔ میرے پاس ان کی لسٹ موجود ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے آج جو بات کی ہے ہم بھی ان کی حقیقت بتائیں گے میرے پاس لسٹ موجود ہے جب وہ لسٹ مجھے فیکس کی گئی تو اس میں کہا گیا تھا کہ اتنے ٹی وی۔۔۔

سید ناظم حسین شاہ: وہ لسٹ مجھے دیں میں اسے اس ایوان میں پیش کروں گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! وہ لسٹ میرے پاس موجود ہے۔ اتنے ٹی وی اتنے فریج تو میں نے ان سے کہا کہ بچوں کے پروگرام میں مجھ سے ٹی وی اور فریج مانگ رہے ہو، آپ کرتے کیا ہیں؟ آپ ہم سے سیدھی بات کریں۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے میں غلطیاں ہیں اور اگر ہیں تو اسے ثابت کریں اور سب سے پہلے میں اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں کہ میں نے اگر کوئی غلطی کی ہے مجھے بتائی جائے لیکن اس طرح ہمارے کسی معزز رکن پر کیچڑ نہ اچھالا جائے یہ بہت بڑی زیادتی ہے یہ بھی اپنے آپ کو سمجھ لیں ہمیں بھی پتا ہے کہ یہ کہاں سے چلے تھے اور کہاں آ گئے۔ ہم تو الحمد للہ محنت کر کے یہاں تک آئے ہیں۔ بہت شکریہ۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب والا! میں صرف دو منٹ بات کروں گا۔

جناب سپیکر: جو محرک ہیں ان کو تو بولنے دیں۔ جنہوں نے تحریک پیش کی ہے پہلے انہیں تو بات کر لینے دیں۔

جناب محمد ثناءاللہ خان مستی خیل: جناب والا! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے ہمیں آج موقع دیا آئینہ ان کو دکھایا تو برا مان گئے۔

ایک نکتے کے فرق نے محرم سے مجرم بنا دیا
ہم دعا لکھتے رہے وہ دغا پڑھتے رہے

جناب سپیکر! آج عوام کا یہ منتخب، elected House ہم نے یہ قرارداد متفقہ طور پر پیش کی ہے۔

جناب سپیکر: ایوان کا وقت دس منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: آج ہم ببانگ دھل یہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ پچھلے دنوں اس معزز ایوان کی جو proceedings ہوتی رہی ہیں اس میں قطعاً کسی ایم پی اے نے کسی ہمارے معزز ساتھی نے fake degree والوں کو support نہیں کیا نہ آج ہم کر رہے ہیں۔ ہم نے یہاں House میں جو بات کی وہ بات یہ تھی کہ جو غیر ذمہ دارانہ رپورٹنگ کی جارہی ہے ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ جس طرح ڈاکٹر طاہر جاوید صاحب نے کہا کہ during election campaign میں ایک بہت بڑے چینل پر ticker چلا کہ ڈاکٹر طاہر جاوید وفات پا گئے ہیں۔ اس خبر سے ان کی بیٹی پر اور ان کے خاندان میں اور ان کے حلقے پر جو بیتی اس کا کون ذمہ دار ہے۔ راجہ شوکت عزیز بھٹی صاحب کا جو 18 گھنٹے ticker چلتا رہا راجہ شوت عزیز بھٹی نے آکر اپنی ڈگری کو لہرایا اپنے گزٹ کو لہرایا اور ان کی والدہ کو جو heart attack ہوا اس کا ذمہ دار کون ہے ؟ کیا الیکشن کمشن آف پاکستان نے اس کی ڈگری کو fake declare کیا، کیا کورٹ نے اس کی ڈگری کو fake declare کیا، کیا اس کو ہائر ایجوکیشن نے fake declare کیا۔ اگر ان کے پاس ثبوت ہے تو ان کی fake degree کے ثبوت عوام کے سامنے لائیں اور کورٹ میں جائیں۔ اس کے علاوہ آپ کو پتا ہے کہ پچھلے اجلاس میں علی نور خان نیازی کے نام پر غلط خبر چلادی گئی آپ نے ان لوگوں کو بلایا انہوں نے آپ سے معذرت کی آپ نے کہا میں ان کے card cancel کرتا ہوں۔ ہم ان صحافیوں کے بھی قدر دان ہیں جنہوں نے جمہوریت کی خاطر جمہوریت کی فلاح و بہبود کی خاطر اس ملک میں rule of law کی خاطر عدلیہ کی بحالی کی خاطر قربانیاں دی ہیں ہم ان کو salute کرتے ہیں لیکن ہم ان لوگوں کو قطعاً salute نہیں کرتے ہیں جن کے غیر ذمہ دارانہ رویہ کی وجہ سے جو ان کا مذموم propaganda ہے اور یہ چاہتے ہیں جمہوریت derail ہو اور establishment کی B ٹیم بن کر جمہوریت کو derail کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں سندوں کی verification پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹائم کا بھی خیال کیجیے۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: ہمیں اگر اعتراض ہے تو ان کے پیچھے چھپے ہوئے لوگوں پر اعتراض ہے جو جمہوری لوگوں کو سیاست دانوں کو بلاوجہ بدنام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ بسرا صاحب دو منٹ میں اپنی بات ختم کریں۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب والا! میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔

جناب سپیکر: اب بس کریں۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب والا! میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔ اگر ہم نے آپ نے تمام پاکستان کی 18 کروڑ عوام نے آزادی صحافت کے لئے جدوجہد کی ہے تو اس کا مقصد قطعاً یہ نہیں ہے کہ یہ لوگوں کی پگڑیاں اچھالیں یہ خوامخواہ جھوٹا propaganda کریں ہم نے تو اس کے باوجود برداشت کیا۔ ہم تو ان کی سن رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی بہت شکریہ۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل : جناب والا! میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کبھی انہوں نے ضیاء شاہد کے بارے میں فلم چلائی ہے کبھی انہوں نے خلیل الرحمان کے بارے میں فلم چلائی ہے کسی اور کے متعلق چلائی ہے۔ ہم سیاست دانوں کے خلاف یہ جو ان کی منظم سازش ہے تمام stakeholders چاہے اس میں انتظامیہ ہو چاہے اس میں پریس ہو چاہے اس میں جنرل ہوں چاہے اس میں جرنلسٹ ہوں تمام کا بے لاگ احتساب کیا جائے۔ ان کی ڈگریاں بھی چیک کی جائیں۔ ہماری ڈگریاں بھی چیک کی جائیں ہمارے اثاثے بھی چیک کر رہے ہیں ان کے اثاثے بھی چیک کئے جائیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ بسرا صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسرا ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کو اور اس معزز ایوان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اس لفظ کے ساتھ مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ جن دوستوں جن جرنلسٹوں نے اچھی رپورٹنگ کی ہے ان کو جتنا خراج تحسین آج اس ایوان نے ان کو پیش کیا ہے شاید کوئی ایوان پیش نہیں کر سکتا۔ میں الفاظ پڑھنا چاہتا ہوں

یہ ایوان وطن عزیز میں ذمہ دارانہ اور غیر جانب دارانہ صحافت کرنے والے صحافیوں کے کردار اور قربانیوں کا معترف ہے اور ان کی قومی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے تاہم وہ black sheep's خواہ وہ ہم میں سے ہوں خواہ وہ جرنلسٹوں میں سے ہوں خواہ وہ ججوں میں سے ہوں ہم سب کا فرض ہے کہ میڈیا بشمول ان کے اندر جو black sheep's ہیں، میں شاہ صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ مسئلہ اچھے طریقے سے اٹھایا۔ یہ کامران خان جو کہ آئی ایس آئی کے ایجنٹ کے طور پر مشہور ہے، حامد میر کو دیکھیے، جیو نیوز والے ڈاکٹر شاہد کو دیکھیں ان کی آپ ہسٹری ملاحظہ کریں یہ کہاں سے چلے ہیں اور کہاں پر پہنچ گئے ہیں۔ آپ کے توسط سے میں چیف جسٹس سے یہ گزارش کروں گا کہ اب عدلیہ آزاد ہو چکی ہے ان سے ہاتھ باندھ کر درخواست کروں گا کہ اگر کرپشن کا از خود نوٹس لینا ہے تو ان تمام لوگوں کا لیجیے جو اس معاشرے کو برباد کر رہے ہیں۔ میں ایک اور عرض کرنا چاہتا ہوں۔ عابد شیر علی صاحب ہمارے بھائی ہیں کل انہوں نے پنجاب اسمبلی کے متعلق جو زبان استعمال کی ہے۔۔۔

معزز اراکین: شیم، شیم۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسرا ایڈووکیٹ): پنجاب اسمبلی کے دوستوں کے متعلق جو wording انہوں نے استعمال کی ہے میں ان کی انتہائی سخت الفاظ میں یہاں پر مذمت کرتا ہوں اور یہ مطالبہ کروں گا کہ وہ اپنے وہ الفاظ واپس لیں ورنہ کالی بھیڑیں خواہ ہم میں ہوں خواہ کسی میں ہوں قرارداد مذمت ان کے خلاف بھی یہاں پر آئے گی۔ میں آخری بات کر کے اجازت لوں گا۔ یہ کہتے تھے جناب آصف علی زرداری non state actor کس کو کہتے ہیں۔۔

جناب سپیکر: تھوڑا سا اختصار سے کام لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسرا ایڈووکیٹ): جناب والا! یہ non state actor تھے جن لوگوں کا mandate نہیں تھا میڈیا پر اڑھائی سال سیاست دانوں کو بدنام کیا گیا۔ یہ ایک منصوبہ بندی کے تحت ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: اب بس کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسرا ایڈووکیٹ): جناب والا! یہ ان کی ایک منصوبہ بندی ہے۔ یہ سب کچھ پچھلے پانچ سال میں کیوں نہیں کیا گیا۔ جناب سپیکر میں آپ کا ممنون ہوں۔

جناب سپیکر: جی بہت شکریہ۔ محترمہ سیمل کامران۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب والا! میں ایک منٹ میں اپنی بات ختم کر دوں گی۔

جناب سپیکر: ان کو بھی ٹائم دیں۔ محترمہ سیمل کامران صاحبہ۔ اپوزیشن کی طرف سے ہیں ان کی بات بھی سنی جائے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب والا! میں نے صرف یہ گزارش کرنی تھی کہ میں قرارداد کے ساتھ بھی agree کرتی ہوں لیکن شیخ صاحب نے اپنی گفتگو میں کہا کہ حبشیوں کا میوزک، حضرت بلال حبشی جس کے مقابلے میں ساری دنیا کے لوگ کم ہیں میں اس بات پر disagree کرتی ہوں کہ حبشیوں کو disgrace کیا جائے اور میں ان کی appreciation کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: وہ الفاظ حذف کئے جائیں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: میں حضرت بلال کی بہت عزت کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ !وہ الفاظ حذف کر دیئے گئے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔جی محترمہ آپ فرمائیں۔ ان کے بعد چیمہ صاحب اور پھر رانا صاحب۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گی کہ۔۔

جناب سپیکر: جلدی جلدی بات کریں جمعہ کا ٹائم ہو گیا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس ہاؤس میں جتنی ویمن پارلیمنٹرین ہیں میں ان سب کی جانب سے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ پچھلے دو دن سے اس دن کی proceeding کو بالکل ہی گھما پھرا کر پیش کر دیا گیا۔ ہماری تمام خواتین پارلیمنٹرین جو اس ہاؤس کی honorable Members ہیں ان کا اس دن بھی یہی مؤقف تھا اور آج بھی یہی مؤقف ہے کہ خبر کو خبر کے طور پر چلایا جائے خواتین کی تضحیک نہ

کی جائے دوسرا میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میڈیا کے سب لوگ ایک جیسے نہیں ہیں اسی طرح politicianمیں بھی سب لوگ ایک جیسے نہیں ہیں ہماری ہی برادری کے ایک رکن جن کا بسرا صاحب نے ذکر کیا ہے وہ ایک honorable Memberجو اس ہاؤس کا حصہ ہیں صرف ان کی پگڑی اچھالنے کے لئے جس نہج پر جا چکے ہیں ان کی پارٹی قیادت کو اس کا نوٹس لینا چاہئے، میں نہیں کہتی کہ عابد شیر علی میرا بھائی ہے، نہیں ہے میرا بھائی وہ، چونکہ جب وہ اس ہاؤس کے ایک ایک ممبر کو چور کہتا ہے۔

Ur-25

محترمہ سیمل کامران: ---جاری---جب وہ اس ہاؤس کے ایک ایک ممبر کو چور کہتا ہے، جب وہ اس ہاؤس کے ایک ایک ممبر کو کرپٹ کہتا ہے-جب وہ کسی چینل پر بیٹھ کر بھاشن دے رہا ہوتا ہے تو نیچے اس کے اپنے ٹکر چل رہے ہوتے ہیں کہ نیب نے کرپشن پر چودھری شیر علی صاحب کو سزا دے دی-میں استدعا کرتی ہوں کہ پہلے اس کے اثاثے چیک کروائے جائیں، اس کی ٹیکس ریٹرن چیک کروائی جائے-وہ ہمارا بھائی نہیں ہو سکتا-وہ ہماری برادری کا حصہ نہیں ہو سکتا-جب وہ خود اس ہاؤس کے تمام ممبران کی توہین کرتا ہے اور وہ یہ کہہ کر توہین کرتا ہے کہ یہ میری پارٹی قیادت کا موقف ہے-میں نے کل وزیر اعلیٰ صاحب سے استدعا کی تھی کہ وہ اس ہاؤس میں یہ بات واضح کریں کہ کیا یہ ان کا موقف ہے انہوں نے مجھے تو کہہ دیا کہ نہیں ہے لیکن انہوں نے ہاؤس میں آ کر یہ بات نہیں کی جس کا مجھے بہت رنج ہے-

جناب سپیکر! اس ہاؤس میں بیٹھا ہوا ایک ایک ممبر، ایک ایک خاتون ممبر عابد شیر علی سے زیادہ respectableہے-ہم اپنی عزت کے لئے سب unitedہیں-میں اس ہاؤس سے استدعا کروں گی کہ عابد شیر علی کے خلاف ایک مذمتی قرارداد لائی جائے اور ہمیں سب سے پہلے سیاست دانوں میں چھپی ہوئی کالی بھیڑوں کو condemn کرنا چاہئے جو خود کرپشن سے بھرے ہوئے ہیں، جو خود کرپٹ ٹھیکیداروں کو اپنی گاڑیوں میں بٹھا کر بھگاتے ہیں، جو خود کمیشن لے کر زندہ رہتے ہیں-اسے کوئی حق نہیں کہ وہ اصول کی بات کرے-وہ کس منہ سے میرٹ کی بات کرتا ہے؟ میں اس ہاؤس کو اس وقت مانوں گی جب یہ عابد شیر علی کے خلاف قرارداد مذمت پاس کرے گا-

جناب سپیکر: رانا صاحب! جو بات ہو رہی ہے noteکر لیں-جی چیمہ صاحب!

جناب شوکت منظور چیمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم-شکریہ-جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: ہاؤس کا ٹائم دس منٹ بڑھایا جاتا ہے۔چونکہ نماز کا ٹائم ہو رہا ہے اس لئے دو دو منٹ بات کر لیں۔

جناب شوکت منظور چیمہ: جی، بالکل میں دو منٹ میں بات کر لوں گا۔میں ہاؤس کی خدمت میں ایک واقعہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے سال میرے علاقے جبو کی گاؤں میں دو پارٹیوں کی لڑائی تھی۔ایک پارٹی نے ایک بندے کا منہ کالا کیا اور اسے سنگل ڈال کر، گدھے پر بٹھا کر سارے گاؤں میں اسے جوتے مارتے رہے۔دو دن بعد ایکسپریس والا نمائندہ وہاں گیا تو اس نے فلم بنانے کے لئے اسی طرح وہی کام کیا اس آدمی کا منہ کالا کیا، اسے گدھے پر بٹھایا، اسے سنگل ڈالے اور سارے گاؤں میں اسے پھراتا رہا۔میں یہ واقعہ گوجرانوالہ کے RPO کے علم میں لایا۔میں گوجرانوالہ کے RPO کو سلام پیش کرتا ہوں کہ شاید پورے پنجاب میں وہ واحد آدمی ہے جس نے صحافیوں کے خلاف stand لیا، اس نے اس کے خلاف پرچہ دیا تو ساری جوڈیشری ایکسپریس کو بچانے کے لئے میدان میں آ گئی لیکن RPO صاحب نے وہاں ان کے خلاف defamation کا suit کیا ان کے خلاف خبریں چلائی گئیں لیکن اس مرد مجاہد نے ہمت نہیں ہاری defamation suit کیا اور اب ساری ایکسپریس ان سے معذرت کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی بہت شکریہ بڑی مہربانی۔جی رانا صاحب! ان کے بعد ندیم خادم صاحب۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! آج اس ایوان میں جو قرارداد پیش ہوئی اور پاس ہوئی وہ انتہائی مثبت تھی۔اس کے اندر درست رپورٹنگ کرنے والے پریس کے حضرات کو سراہا گیا اور غلط رپورٹنگ کرنے والوں کو condemn کیا گیا۔مجھے سمجھ نہیں آتی کہ پریس والوں نے واک آؤٹ اس کے خلاف کیا ہے جو ہم نے تعریف کی ہے یا اس کے حق میں کیا ہے جسے ہم نے condemn کیا ہے یہ ان سے پوچھنا چاہئے ۔پچھلے دو سالوں سے ہم پر کیچڑ اچھالا جاتا رہا ہم نے نہ کبھی واک آؤٹ کیا اور نہ کبھی ان کا بائیکاٹ کیا بلکہ ہم ان کی تقاریب کی سجاوٹ بنتے رہے لیکن آج وہ صرف ایک دن بھی اپنے اوپر تنقید برداشت نہیں کر سکے۔میرے خیال میں آج پریس گیلری نے جس طرح سے واک آؤٹ کیا ہے تو ہم بھی تمام ممبران عہد کریں کہ آج کے بعد کوئی ممبر چاہے وہ اسمبلی میں حاضر ہے یا نہیں وہ ان کی سکرین کی سجاوٹ نہیں بنے گا اور ان کے پروگرام میں نہیں جائے گا۔کل وزیر اعلیٰ نے بھی اور آج اس قرارداد

میں بھی کمیٹی کے قیام اور مشترکہ کمیٹی کی بات کی ہے جس کے اندر ان کو بھی دعوت دی گئی تھی وہ ایک مثبت قدم تھا۔انہیں چاہیئے تھا کہ وہ اس کا انتظار کرتے۔مجھے شک ہے کہ پی ٹی وی کا کیمرہ مین جو اس ہاؤس میں ڈیوٹی پر تھا جونہی صحافیوں نے واک آوٹ کیا وہ بھی کیمرہ چھوڑ کر بیٹھ گیا اس سے بھی وضاحت طلب کی جائے کہ کیا وہ ان کا ساتھ دے رہا ہے یا حکومت کا ساتھ دے رہا ہے کیونکہ اس کے بعد اس نے کیمرے پر کوئی کارروائی نہیں کی حالانکہ آپ نے نشاندہی بھی کی تھی لہذا اس چیز کا بھی notice لیا جائے۔ بہت مہربانی بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: پی ٹی وی والے کدھر گئے ہیں؟

چودھری ندیم خادم: جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے لئے ایک منٹ ہے۔

چودھری ندیم خادم: شکریہ۔جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے سب سے پہلے اس ایوان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آج سب متفقہ طور پر یہ قرارداد لائے اور جہاں تک issue کی بات ہے اور میرے بھائی ریاض بسرا نے جو بات کی ہے میں ان کی تائید کروں گا۔

آوازیں: ریاض بسرا نہیں شوکت بسرا۔

چودھری ندیم خادم: sorry شوکت بسرا صاحب، میں معذرت خواہ ہوں۔شوکت بسرا صاحب نے کالی بھیڑوں کی بات کی تو میں آپ کے توسط سے اس ایوان میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ کالی بھیڑیں چاہے کسی بھی جماعت میں ہوں اس issue پر چاہے وہ پیپلز پارٹی میں ہوں چاہے مسلم لیگ (ن) میں ہوں انہوں نے جس شخصیت کا اس ایوان میں ذکر کیا۔میں مسلم لیگ (ن) کا ایم پی اے ہوں میں جناب عابد شیر علی صاحب کے اس بیان پر سخت احتجاج کرتا ہوں اور اس سے پوچھتا ہوں اگر آج میڈیا والے ہوتے تو یہ بات ابھی اس تک پہنچتی۔میں اس سے یہی پوچھتا ہوں کہ 1997 تک عابد شیر علی تین مرلے کے مکان میں رہتا تھا اور اب اس کی کیا پوزیشن ہے؟ اب وہ ارب پتی ہو گیا ہے۔وہ کس طرح ارب پتی ہوا ہے؟ دو مہینے پہلے اس کرپٹ انسان سے جو کچھ کیا وہ خود بددیانت ہے اور اس کا سارا خاندان بددیانت ہے جو ہمارے بارے میں یہ زبان استعمال کرتا ہے۔عابد شیر علی نے دو مہینے پہلے ٹھیکیداروں کو 8 کروڑ کے

جعلی ٹھیکے دلوائے۔ ڈائریکٹر انٹی کرپشن نے اس کی گاڑی کے اندر سے ٹھیکیداروں کو پکڑا۔جب ڈائریکٹر انٹی کرپشن نے اس بندے کو اس کی گاڑی سے گرفتار کیا لیکن اس نے گن پوائنٹ پر وہ بندہ چھڑوایا ۔میں احتجاج کرتا ہوں اور آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ صاحب سے التماس ہے کہ اس نے گن پوائنٹ پر جو بندے چھڑوائے تھے اس کے خلاف کیس رجسٹرڈ کیا جائے۔شکریہ۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب جمعہ کی نماز کا ٹائم ہو گیا ہے۔

جناب اعجاز احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب جمعہ کا ٹائم ہو گیا ہے no point of order آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔لہذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 12 جولائی 2010 سہ پہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔